صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 15 مارچ 2019ء بمطابق 07 رجب 1440 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر انتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا O وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا O رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا O يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا O يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا O يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

(ترجمہ): جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے کہ "کاش ہم نے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی"۔ اور کہیں گے "اے رب ہمارے، ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا۔ اے رب، ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر"۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اُن لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنھوں نے موسیٰؑ کو اذیتیں دی تھیں، پھر اللہ نے اُن کی بنائی ہوئی باتوں سے اُس کی برأت فرمائی اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھا۔ اے ایمان لانے والو، اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ گزشتہ اجلاس میں میری اور آنریبل شیر اعظم وزیر صاحب کی کچھ تھوڑی سی تلخی ہو گئی تھی کسی بات پر، وہ بزرگ ہیں ہمارے، ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

حلف وفاداری/رکنیت

جناب سپیکر: Oath of the Member elect، اس ہاؤس میں آج ہمارے ساتھ احمد شاہ صاحب منتخب ہو کر آئے ہیں، ان کے والد سید مزمل شاہ صاحب، چیف آف کاغان، اسی ایوان کے ایم پی اے اور وزیر بھی رہے ہیں، احمد شاہ صاحب کے بڑے بھائی بھی ایم پی اے رہے ہیں اور وزیر بھی رہے ہیں، احمد شاہ صاحب خود بھی اس سے پہلے ایم پی اے اور وزیر رہے ہیں، ایک بڑا پولیٹیکل بیک گراؤنڈ ہے، آج وہ By-election جیت کے یہاں پہ تشریف لائے ہیں۔

So Syed Ahmad Hussain Shah, Member elect, to stand in front of his seat to take oath.

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

(تالیاں)

جناب سپیکر: مبارک ہو جی۔ Now, I call upon the Member elect, to sign in the roll of Members, placed on the table of the Secretary Provincial Assembly، احمد شاہ صاحب! تشریف لائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نگہت بی بی! تشریف رکھیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، نعرہ کوئی نہ لگائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: آج کے ہمارے اس اجلاس میں جناب صالح محمد خان، ایم این اے بھی تشریف لائے ہوئے ہیں، میں انہیں اپنی جانب سے اور ایوان کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Although کہ احمد شاہ صاحب پی ٹی آئی کے ٹکٹ پہ Elect ہو کر آئے ہیں لیکن وہ اس ایوان کا حصہ ہیں تو ہم فراخدلی سے ان کو اس ایوان میں آنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ ایوان جمہوریت سے، یکجہتی سے جو کہ پاکستان کا تقاضا ہے ان وقتوں میں، تو اس طریقے سے چلائیں اور میں آپ سے بھی توقع کروں گی کہ اس ایوان کو ایمانداری سے اور تمام لوگوں کو ساتھ لے کر چلتے ہوئے چلائیں گے، میرا خیال ہے کہ احمد شاہ کو مبارکباد دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ احمد شاہ صاحب! اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

سپاس تہنیت

سید احمد حسین شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ لَّآ إِلَـٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَـٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّـٰلِمِينَ۔ جناب سپیکر! میں پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ منصب دیا اور میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ آج جمعۃ المبارک کا دن ہے اور اس مبارک دن پر میں حلف اٹھا رہا ہوں۔ جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے مجھ سے حلف لیا اس ایوان کیلئے اور میں لیڈر آف دی ہاؤس، لیڈر آف دی اپوزیشن، پارلیمانی لیڈرز صاحبان اور اپنے تمام Colleagues کا انتہائی مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اس ایوان کے اندر ویلکم کیا اور ان شاء اللہ وتعالیٰ ہماری خیبر پختونخوا اسمبلی کی روایت رہی ہے کہ یہاں پر ہمیشہ مثبت تنقید کی گئی اور ان شاء اللہ وتعالیٰ مثبت تنقید کو اپنا ہتھیار بناتے ہوئے سب کی مشاورت کے ساتھ ان شاء اللہ ہم سب مل کر اس ہاؤس کو چلائیں گے اور خیبر پختونخوا کے عوام کی جو ہم سے امیدیں ہیں، ان شاء اللہ وتعالیٰ ان تمام امیدوں پر ہم پورا اترنے کی کوشش کریں گے۔ جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں میری بہن نگہت اورکزئی کا جو کہ پاکستان پیپلز پارٹی سے ہیں، انہوں نے مجھے مبارکباد دی، ان کا انتہائی مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں اور جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے اور اس ہاؤس کی وساطت سے میں خاص طور پر PK-30 جو کہ میرا حلقہ ہے، وہاں کے تمام پاکستان تحریک انصاف کے عہدیداران جن میں ہمارے ڈسٹرکٹ پریذیڈنٹ بابر سلیم صاحب بھی ہماری اسمبلی کا حصہ ہیں اور یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اور میری تحصیل کے صدر حیدر علی خان صاحب اور تمام عہدیداران پاکستان تحریک انصاف اور تمام کارکنوں کا میں انتہائی

شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے الیکشن میں انہوں نے رات دن نہیں دیکھا اور اللہ کے فضل و کرم سے اس وقت جا کے چین سے بیٹھ گئے جب ہم نے یہ کامیابی حاصل کی اور میں اپنے عوام PK-30 کے تمام لوگوں کا، اپنے بزرگوں کا، بھائیوں کا، ماؤں کا، بہنوں کا اور بیٹیوں کا انتہائی شکریہ ادا کرتا ہوں، انتہائی مشکور ہوں کہ آج ان کی وساطت سے اور ان کی طاقت سے میں اس ایوان کا حصہ بنا ہوں اور خاص طور پر میں جناب عمران خان صاحب کا انتہائی مشکور ہوں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان تحریک انصاف کے ٹکٹ سے مجھے نوازا اور مجھ پر بھروسہ کیا اور اللہ کے فضل و کرم سے اللہ نے ہم پر مہربانی فرمائی کہ وہ سیٹ جیت کر، اس سیٹ کو پاکستان تحریک انصاف کا حصہ بنانے میں ہمارے لوگ کامیاب ہوئے تو میں انتہائی مشکور ہوں جناب سپیکر! ایک دفعہ پھر آپ کا اور اپنے تمام Colleagues کا اور بھائیوں کا کہ آج آپ نے مجھے یہاں پر ویلکم کیا اور ان شاء اللہ میں اس بات کا اپنے لوگوں کے ساتھ خاص طور پر PK-30 اور بالعموم پورے صوبے کے عوام کے ساتھ میں اپنے طور پہ اور میرے Colleagues میرے ساتھ مل کر ہم پوری کاوش اور کوشش کریں گے کہ خیبر پختونخوا کو ترقی کے راستوں پر ڈالیں، انصاف کے راستوں پر ڈالیں اور اچھے طریقے سے ہم آگے بڑھ سکیں اور چل سکیں۔ تو میں انتہائی مشکور ہوں ایک مرتبہ پھر جناب سپیکر! تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، احمد شاہ صاحب۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: ‘Leave Applications’: Ms. Sobia Khan, MPA, for entire session; Ms. Nadia Sher Sahiba, MPA, for today; Mr. Shakeel Ahmad, Minister for Revenue, for today; Mr. Ifthikhar Ali Mashwani, for today; Mr. Fazal Hakeem Khan, MPA, for today; Mr. Amjad Ali, Minister for Mines, for today; Mr. Aqibullah, MPA, for today; Ms. Rehana Ismail, for today; Mr. Muhammad Naeem Khan, MPA, for today; Miss Momina Basit Sahiba, MPA, for today. Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Nomination of ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I

hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

(1) Mr. Fazal Shakoor Khan;

(2) Mr. Arbab Saleem Swati;آج کے لئے

(3) Mr. Babar Saleem;آج کے لئے

(4) Mr. Inyathullah Khan.

Sorry this is the 'Panel of Chairmen':

Again میں Read کرتا ہوں:

(1) Mr. Fazal Shakoor Khan;
(2) Mr. Babar Saleem Swati;
(3) Mr. Inyathullah Khan; and
(4) Mr. Bahadar Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Constitution of 'Committee on Petitions': In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members, under the chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

(1) Mr. Fazal Shakoor Khan;
(2) Mr. Muhammad Zubair;
(3) Nawabzada Farid Salah-ud-Din;
(4) Mr. Zafar Azam;
(5) Mr. Salah-ud-Din; and
(6) Mr. Sardar Khan.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: میں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں، 13 مارچ کو پارلیمانی پارٹی لیڈرز کے ساتھ ہماری میٹنگ ہوئی جس میں اس اجلاس کو Run کرنے کیلئے جو فیصلے ہوئے، وہ میں اس ہاؤس میں پیش کرتا ہوں۔ موجودہ اجلاس میں کوئی 'کوئسچنز آور' نہیں لیا جائے گا، تحریک التواء بھی نہیں لی جائے گی، اشد ضروری کال اٹینشنز، ریزولیوشنز اور پریویلج موشنز لئے جائیں گے، ضروری قانون سازی کی جائے گی، ہر معزز رکن کو دس منٹ بحث کے لئے دیئے جائیں گے اور ہر پارلیمنٹری لیڈر کو بیس منٹ بحث میں حصہ لینے کے لئے دیئے جائیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: ‘Call Attention Notices’: Mr. Khushdil Khan, MPA, to move his call attention notice No. 228, in the House. Mr. Kushdil Khan Sahib, MPA.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اس کو پڑھنے سے پہلے میں اپنے بھائی سید احمد حسین شاہ صاحب کو ان کی کامیابی پر اور پھر حلف لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، وہ ہمارے Colleague رہے ہیں اور ہمارے ساتھ 2008 سے 2013 تک Colleague اور منسٹر تھے۔

(تالیاں)

میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مرکزی اور صوبائی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے کہ عوام کو گھروں کی بنیادی سہولیات مہیا کی جائیں گی جس کا باقاعدہ اعلان وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں پچاس لاکھ گھر دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس حوالے سے میں حکومت کی توجہ ریگی للمہ ہاؤسنگ سکیم کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سکیم بیس سال قبل شروع کی گئی اور سرکاری ملازمین نے اپنی جمع شدہ پونجی سے رقم جمع کرائی جن میں بہت سے ملازمین فوت ہوگئے اور ان کی بیوی بچوں کو زون ٹو، فور اور فائیو میں پلاٹ دیئے گئے ہیں مگر انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تاحال قبضہ نہیں دیا گیا اور نہ ہی PDA نے انفراسٹرکچر تیار کیا ہے، لہذا میں ایوان کی وساطت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ ان الاٹیوں کو قبضہ دینے کے ساتھ ساتھ انفراسٹرکچر بھی تیار کیا جائے اور قابضین سے قبضہ چھڑایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! یہ جو کال اٹینشن ہے، پہلے تو افسوس کی بات ہے کہ آج Minister concerned بھی نہیں ہے کیونکہ وہ مطلب ہے جواب دے سکتا تھا کہ اب کیا پوزیشن ہے، البتہ یہ ایک بہت زیادہ ظلم ہے، زیادتی ہے کہ ایک سرکاری ملازم اپنے پیسے کو جمع کرکے داخل کرلیتا ہے اور پھر اس کو قبضہ بھی نہیں دیا جاتا ہے، اس میں کوئی انفراسٹرکچر بھی نہیں بنایا جاتا، تو یہ تو ایک ظلم ہے، زیادتی ہے، یہ تو Fundamental rights میں آتا ہے، یہ تو آرٹیکل 25 کی بھی خلاف ورزی ہے، آرٹیکل 37 کی بھی خلاف ورزی ہے، تو اس پر مطلب ہے کہ ہاؤس کو چاہیئے کہ وہ اس پر ایکشن لے لے اور کوئی اس کا بتادے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Law Minister, to respond, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! جس طرح خوشدل خان صاحب نے بھی کہا، جو ہمارے Newly elected Member ہے، احمد حسین شاہ صاحب، تو I want to congratulate him اور بہت مبارک ہو ان کو، آج حلف انہوں نے اٹھایا اور ان شاء اللہ امید بھی یہی ہے کہ جس طرح وہ ایک ایسے پولیٹیکل فیملی سے تعلق رکھتے ہیں جن کی بار بار اس ملک کے ایوانوں میں Representation رہی ہے اور وہ سابقہ منسٹر بھی رہے ہیں تو ان شاء اللہ وہ اپنا کردار یہاں پر ادا کریں گے۔ سر! یہ جو کال اٹینشن نوٹس ہے تو شہرام خان نے آج آنا تھا لیکن چونکہ ایمرجنسی میں کوئی میٹنگ آ گئی تو اس وجہ سے وہ نہ آ سکے۔ جو کال اٹینشن نوٹس انہوں نے Raise کیا ہے تو میں اس کے بارے میں ان کو جواب دے دیتا ہوں۔ اس میں سر! یہ ہے کہ ریگی ماڈل ٹاؤن اس صوبے کا سب سے بڑا ٹاؤن شپ ہے اور Planned Township ہے اور چونکہ پشاور میں حیات آباد ایک نیا ٹاؤن شپ تھا اور اس لحاظ سے بڑا ٹاؤن شپ بھی تھا لیکن یہ اس سے بھی بڑا ٹاؤن ہے اور اس سے بھی زیادہ Relevantly Accommodation ہے ریگی ماڈل ٹاؤن میں اور خوشدل خان صاحب نے جو ایشو اٹھایا تو وہ درست اس لئے ہے کہ یہ بہت عرصے سے تعطل کا شکار بھی رہا ہے اور اس میں بڑے پرابلمز بھی آئے ہیں اور وہ یہاں پر یہ بھی درست فرما رہے ہیں، چونکہ موجودہ گورنمنٹ پاکستان تحریک انصاف کی صوبے میں بھی ہے، مرکز میں بھی ہے اور یہ Stated policy بھی ہے کہ لوگوں کو Accommodation اور Housing provide کرنا اس حکومت کی خواہ وہ صوبائی ہو یا وفاقی ہو، یہ Stated policy بھی ہے تو اس بارے میں ہماری حکومت بہت زیادہ اس کو Importance بھی دے رہی ہے۔ اس وقت جو اس کی Status ہے ریگی ماڈل ٹاؤن کی، وہ میں بتاتا چلوں سر! اس میں زونز کے لحاظ سے میں بتاؤں گا کیونکہ الگ الگ زونز کی اس وقت الگ الگ Status ہے۔ جو زون تھری اور زون فور ہے ریگی ماڈل ٹاؤن کا سر! اس میں 21-07-2010 سے الاٹیوں کو قبضہ دینا شروع ہو چکا ہے اور کافی حد تک بہت سے لوگ جو ہیں، ان کو قبضہ دے دیا گیا ہے ان زون تھری اور فور میں، دوسروں کی بات میں نہیں کر رہا ہوں، زون تھری اور فور میں قبضہ بہت سے لوگوں کو، میجارٹی کو تقریباً دیا جا چکا ہے اور اس میں اگر On the spot چونکہ خوشدل خان صاحب اس طرف جاتے بھی ہوں گے، دیکھتے بھی ہوں گے، مجھے بھی اتفاق ہوا تھا، پچھلے دنوں میں شبقدر جا رہا تھا تو اس سائڈ سے میں گزر گیا تو سر! یہ زون تھری اور فور میں کافی تعمیرات بھی ہو چکی ہیں اور گھر بھی بن چکے ہیں، رہائش بھی بن چکی ہے۔ اس کے علاوہ سر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: گیلریز میں گپ شپ بند کریں، پلیز۔
وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر! اس کے علاوہ یہ جو زون تھری اور فور ہیں، ان میں انفراسٹرکچر بھی مکمل ہو چکا ہے اور انفراسٹرکچر سے مراد کیا ہے سر! انفراسٹرکچر ہے روڈز، پارکس، پولیس سٹیشن، ٹیوب ویلز، بجلی، یہ چیزیں سر! زون تھری اور فور میں مکمل ہیں، اس میں سوئی گیس ابھی تک Available نہیں ہے زون تھری اور فور میں لیکن اس پہ تیزی سے کام ابھی شروع ہے اور میں Commit کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ بہت جلد سوئی گیس کی سہولت بھی زون تھری اور فور کو دے دی جائے گی۔ اب سر! میں آتا ہوں زون ون، ٹو اور فائیو پہ، اس کی ذرا حالت الگ ہے سر! یہ اس لئے الگ ہے کہ اس میں ابھی تک قبضہ نہیں دیا گیا ہے، Allottees کو ابھی تک قبضہ نہیں دیا گیا ہے اور اس کی وجہ سر! یہ ہے کہ جو اس زمین کے سابقہ مالکان ہیں، جن سے زمین Acquire کی گئی ہے تو انہوں نے Dispute اس کے اوپر بنا لیا ہے اور They have gone to the Courts، وہ عدالتوں میں چلے گئے ہیں تو اس وقت یہ ان کا جو Dispute ہے، وہ عدالت میں زیر التواء ہے اور پی ڈی اے اور گورنمنٹ یہ Commit کرتی ہے کہ We are following this case in the Courts, we are energetically following these cases in the Courts اور ان شاء اللہ جب بھی کورٹ سے ہمیں یہ ریلیف مل جائے اور وہاں سے Vacate ہو جائیں ان کے کیسز، تو صرف یہی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے ان کو قبضہ نہیں دیا جا رہا۔ چونکہ کورٹس میں ہیں، جیسے ہی یہ ہو جائے گا تو زون ون، ٹو اور فائیو جو ہیں، ان کو بھی Immediately قبضہ دے دیا جائے گا۔ آخر میں میں چونکہ کال اٹینشن نوٹس ہے سر! اس پہ ڈیبیٹ اتنی ہو نہیں سکتی، اس میں اتنی زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جایا جا سکتا لیکن خوشدل خان صاحب سے اور ہاؤس سے حکومت یہ Commitment کرتی ہے کہ زون ون، ٹو اور فائیو کا مسئلہ جو ابھی چل رہا ہے اور یا جو زون تھری اور فور میں سوئی گیس کا مسئلہ ہے، We commit کہ تیزی سے اس کے اوپر ہم کام کر رہے ہیں، Energetically اس کے اوپر ہم کام کر رہے ہیں اور ان کا شکریہ کہ انہوں نے یہ ایشو اٹھایا، پریس اور میڈیا میں بھی آ جائے گا، اسمبلی میں بھی Raise ہو گیا ہے، ان شاء اللہ حکومت تیزی سے اس کی Completion کی طرف جائے گی جی، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Call attention No. 234, Waqar Ahmad Khan Sahib, MPA.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے اپنے نومنتخب بھائی کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر صاحب! میں وزیر محکمہ توانائی و برقیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پچھلے اسمبلی میں توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1292 پیش ہوا تھا جو کہ گورکین مٹلتان پاور پراجیکٹ کے حوالے سے تھا کہ حکومت پراجیکٹ میں عارضی اور مستقل ملازمتوں میں مقامی لوگوں کو ترجیح دے گی۔ اس کے علاوہ حکومت زمین کی قیمت مارکیٹ ریٹ پر ادا کرے گی، مزید یہ کہ مقامی سطح پر روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ وغیرہ کے چھوٹے ٹھیکے بھی مقامی لوگوں کو دیئے جائیں گے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت اپنے وعدوں کی پاسداری نہیں کرتی جس کی وجہ سے پراجیکٹ کا دورانیہ آئے روز مقامی مسائل کی وجہ سے بڑھ رہا ہے، لہذا میری حکومت سے گزارش ہے کہ مقامی لوگوں کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرے اور اپنے وعدوں کو عملی جامہ پہنائے۔

جناب سپیکر صاحب! میں صرف ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ لوکل سطح پہ وہاں ایک کمیٹی بنی تھی جس میں سابق ممبر جعفر شاہ صاحب بھی تھے، ڈی جی صاحب بھی تھے، وہاں کے لوگوں کے ساتھ ایک Agreement ہوا تھا، تو میری حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ جو Agreement وہاں کے مقامی لوگوں کے ساتھ ہوا تھا، اس کی مکمل پاسداری کی جائے اور یہ مٹلتان جو ہائیڈل پاور ہے، اس کو فوری طور پر سٹارٹ کیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر!

<u>وزیر قانون</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر! میں وقار احمد خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک بڑے اہم ایشو پہ انہوں نے کال اٹینشن Raise کیا ہے۔ سر! اس میں جو ایشوز ہیں، جس طرح اس سے سابق والا کال اٹینشن تھا تو بہت ٹائم سے اس کے ایشوز چلے آرہے ہیں اور سر! یہ اگر تھوڑا سا میں اس کی Historical اس میں چلا جاؤں تو یہ 2012 میں سر! PEDO کے اٹھائیسویں بورڈ کی ایک میٹنگ ہوئی تھی، اس میں سر! ایک فیصلہ ہوا تھا اور اس فیصلے کی روشنی میں اس وقت کے جو چیف منسٹر تھے امیر حیدر خان ہوتی صاحب، تو اس میں سر! پراجیکٹ ڈائریکٹر نے جو وہاں کے مقامی مشران ہیں، ان کے ساتھ ایک یاداشت جو ہے، مفاہمتی ایک یاداشت مقامی مشران کے ساتھ انہوں نے سائن کی تھی۔ اس میں سر! Commitments کیا کیا ہوئے تھے، وہ میں بتا دیتا ہوں۔ اس میں یہ تھا کہ جو کلاس فور کے ملازمین ہیں، وہاں پر مقامی لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، نمبر ایک۔ دوسرا یہ تھا کہ پراجیکٹ کے جو ٹھیکیدار ہیں، اس حوالے سے ترجیحی بنیادوں پر ان کو ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ آپ کلاس فور کی جو ملازمتیں ہیں یا

وہاں پر جو مزدوری کی Opportunity ہے، تو وہ باہر سے نہیں لائیں گے، وہ ٹھیکیدار وہیں سے ان کو ریکروٹ کریں گے۔ سر! اس کے علاوہ اب اس Commitment پہ میں تھوڑی روشنی ڈالنا چاہ رہا ہوں۔ اس میں یہ ہے سر! کہ تحصیل کالام چونکہ تحصیل کالام سے اس کا تعلق ہے تو وہاں کے 137 لوگ اس میں بھرتی کیے ہوئے ہیں سر! 137 اور سوات کے دوسرے علاقوں سے بھی 36 لوگ اس پراجیکٹ میں کام کر رہے ہیں اور ان لوگوں کی جو فہرستیں ہیں، وہ میرے پاس موجود ہیں، آنریبل ممبر اگر چاہتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں کو جانتے بھی ہوں گے Personally تو وہ فہرست میں ان کو دے دیتا ہوں، تو 137 plus 36 جو ہیں، 137 تو اسی تحصیل سے ہیں باقی سوات ڈسٹرکٹ سے بھی 36 لوگ وہاں پر کام کر رہے ہیں۔ سر! اب دوسرا مسئلہ، دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ زمین کی قیمت کا تعین جو ہے سر! اس میں چونکہ یک سالہ جو ہے اس کے Through یہ خرید وفروخت زمین کی حکومت کرتی ہے تو اس کا جو ریکارڈ ہوتا ہے خرید وفروخت کا، اس سے یک سالہ نکال کے حکومت اس کے ریٹ کو متعین کرتی ہے۔ سر! 2012 میں جو ابتدائی زمین خریدی گئی تھی تو اس وقت بھی جو چیف منسٹر تھے امیر حیدر خان ہوتی صاحب تو انہوں نے منظوری دی تھی اس قیمت کی جو 2012 میں متعین ہوئی تھی اور اس کے بعد اضافی زمین بھی خریدی گئی تھی 2017 اور 2018 میں، تو سر! یہ جو 2012 کے ریٹس تھے، کچھ لوگوں کو یہ منظور نہیں تھے تو سر! اس کے لئے مذاکرات کا راستہ اپنایا گیا اور اس کے لئے قابل کاشت زمین کے لئے دس لاکھ روپے اور ناقابل کاشت کے لئے پانچ لاکھ روپے کی منظوری دی گئی۔ سر! ستمبر 2018 میں یہ ہوا، پھر یہ مٹلتان کی زمین جو انہوں نے، اس کے مالکان نے یہ ریٹ قبول کیا، ان کو کوئی پرابلم نہیں تھا اس ریٹ سے، انہوں نے قبول کیا، ان کو معاوضہ ادا کر دیا گیا۔ سر! جو گورکین اور اوشو کے جو لوگ ہیں، زمین ہے، وہاں کے مالکان نے یہ قیمت قبول نہیں کی، تو سر! ضلعی انتظامیہ کی مشاورت سے اب لینڈ ریونیو ایکٹ کے نیچے ان سے زمین Acquire کی جا رہی ہے۔ سر! یہ جو ٹھیکے کی بات ہے مقامی لوگوں کو، تو سر! وہ تو Legally ہو نہیں سکتا، اس کے بارے میں کوئی Commitment بھی نہیں ہے لیکن مطلب ٹھیکیدار کو یہ کہا گیا ہے کہ آپ Facilitate کریں جو Petty وہاں پر Contracts ہوتے ہیں تو وہ لوکل لوگوں کو آپ Facilitate کر لیں کیونکہ وہ Cost بھی اس سے کم ہو جاتی ہے، اگر لوکل لوگ آتے ہیں اور Petty جو Contracts ہوتے ہیں، وہ اگر ان کو مل جائیں سر، تو سر! یہ اس کی سیچویشن ہے۔ اس کے علاوہ ممبر صاحب نے Issue raise کیا ہے اور بھی اگر اس میں کوئی پرابلم ہو تو وہ بے شک بتا دیں، چونکہ وہ وہاں سے ممبر بھی

ہیں،ان کا حق بھی ہے اور وہاں کے لوگوں کے لئے انہوں نے آواز اٹھائی ہے تو سر! اگر کوئی بھی اس طرح کا ایشو ہے اس کے اوپر تو بالکل حکومت کے نوٹس میں لائیں، جو Commitments ہوئے ہیں، وہ پورے ہورہے ہیں، اس کے علاوہ اگر آپ لوکل لوگوں کی سہولت کے لئے کوئی بھی بات کریں گے Government will take full notice of that اور ان شاء اللہ اس پر عملدرآمد بھی کرے گی۔ تھینک یو۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں بات کافی ہو گئی ہے، اصل ایجنڈے کی طرف۔۔۔۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت اللہ خان صاحب! ایجنڈا آپ کا رہ جائے گا۔ (ہنسی)

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب عنایت اللہ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! میں مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ آپ کو پتہ ہے مقبوضہ کشمیر کے اندر جماعت اسلامی کے اوپر پابندی لگائی گئی ہے 'پلوامہ اٹیک' کے بعد، تو میں آرٹیکل 240 کے تحت، Rule 240 کے تحت Rule 124 کو Suspend کر کے ایک مذمتی قرارداد کے لئے ریکویسٹ کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and the mover may be allowed to move his resolution in the House? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Inayatullah Khan Sahib! You are allowed.

قرارداد

(ہندوستان کی طرف سے مقبوضہ کشمیر میں جماعت اسلامی کی سرگرمیوں پر پابندی)

<u>جناب عنایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب! اس قرارداد کے اوپر لیڈر آف دی اپوزیشن اکرم خان درانی صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، بابر سلیم سواتی صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ہشام انعام اللہ صاحب،

احمد کنڈی صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، میاں جمشید صاحب، شاداد خان اور میرے اپنے دستخط ہیں اور دیگر ساتھیوں کے دستخط ہیں۔

چونکہ جموں کشمیر میں صدر راج کی آڑ میں RSS کے مذموم ایجنڈے کی تکمیل کے لئے جماعت اسلامی پر پابندیاں، کریک ڈاؤن اور ان کے دفاتر سیل کئے گئے ہیں، اس لئے یہ اسمبلی اس کی شدید مذمت کرتی ہے جبکہ جماعت اسلامی وہاں پر تعلیمی، سماجی اور سیاسی سطح پر عوام کے حقوق کے لئے جدوجہد کر رہی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ جموں کشمیر میں جماعت اسلامی پر پابندی کے خاتمے اور سیاسی قائدین اور کارکنان کی رہائی کے لئے اور ضبط کئے گئے اثاثہ جات کی بحالی کے لئے ہر متعلقہ فورم پر آواز اٹھائے۔

میں بات بعد میں کروں یا پہلے قرارداد پاس ہو، قرارداد پیش ہوئی ہے، پیش کر دی ہے میں نے؟

جناب سپیکر: آپ نے جو بات کرنی ہے، وہ کرلیں، اور کیا بات کرنی ہے؟ بس Put کرتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو سر! آپ کو پتہ ہے کہ پلوامہ اٹیک کے بعد دونوں ممالک کے اندر جو Tension رہی، اس Tension کے نتیجے میں وہاں کی جماعت اسلامی کو ٹارگٹ کیا گیا اور کوئی ایک ہزار ان کی مساجد کو بند کر دیا گیا، کوئی 340 کے تحت نمبرز میں ان کے مدارس کو بند کر دیا گیا ہے اور ان کے سکولوں کی ایک Chain ہے، Charity کی ایک Chain ہے، اس Chain کو بھی بند کر دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ ان کے چار ارب روپے کے اثاثوں کو بھی ضبط کر دیا گیا ہے اور اس اقدام کی، وہاں کی جو پولیٹیکل پارٹیز ہیں، انہوں نے بھی مذمت کی ہے اور انہوں نے بھی اس پہ Agitation کیا ہے، مقبوضہ کشمیر کے اندر بھی اس پہ Agitation ہوا ہے کیونکہ جماعت اسلامی Militant organization نہیں ہے، جماعت اسلامی وہاں رجسٹرڈ آرگنائزیشن ہے، پولیٹیکل آرگنائزیشن ہے، سیاسی تنظیم ہے اور ایک پولیٹیکل پراسیس کے ذریعے سے پرامن جدوجہد کرتی ہے اور وہاں کے عوام کی خدمت کرتی ہے لیکن اس کو اس پلوامہ اٹیک کے ساتھ نتھی کر کے اس پہ پابندی لگائی گئی ہے اور جو کشمیر کے اندر کشمیریوں پر بھارتی افواج جو مسلسل ظلم کر رہی ہیں، زیادتی کر رہی ہیں، آبروریزی لوگوں کی ہو رہی ہے، لوگوں کو شہید کر رہی ہیں، اس پوری سیچویشن کی ذمہ دار جماعت اسلامی کو ٹھہرایا گیا ہے، اس لئے اس Context میں یہ قرارداد میں نے اسمبلی میں پیش کی ہے، اس سے پہلے سینیٹ آف پاکستان سے بھی ایک جوائنٹ ریزولیوشن پاس ہوئی ہے،

تو میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے اس قرار داد کو پیش کرنے کی اجازت بھی دی اور Rules بھی Suspend کر دیئے، اب میں امید رکھتا ہوں کہ اس قرار داد کو پاس کیا جائے گا۔ تھینک یو ویری مچ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honourable MPA, may be passed? Those-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس طرح کے حساس معاملات جو ہوتے ہیں، یہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی فلور پہ ریاستی معاملات ہوتے ہیں، یہ ریاستی معاملات ہوتے ہیں اور ظاہری ریاست کے اندرونی معاملات ہوتے ہیں، اب پاکستان ہمارا ملک ہے اور ایک خود مختار ریاست ہے، کالعدم تنظیموں کے خلاف کارروائی وقت کی بھی ضرورت ہے اور بین الاقوامی شرط بھی ہے اور میرے خیال میں ہماری ریاست اس پہ عمل پیرا ہے۔ اب صحیح ہے ایک جماعت کے لئے کہ پاکستان کی ایک جماعت ہے اور وہ جماعت کسی دوسری ریاست میں بھی موجود ہے، جماعتی لیول پہ تو ایک جماعت کا اپنی جماعت سے ہمدردی ضرور ہو سکتی ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہم بار بار یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں اور یہ اس کی ضرورت بھی ہے کہ کسی بھی ریاست کو کسی بھی ریاست کے معاملات میں دخل اندازی یا مداخلت نہیں کرنی چاہیئے، لہذا چونکہ اس میں، میرے بھائی ہیں عنایت اللہ-----

Mr. Speaker: Law Minister Sahib, please be attentive,

آپ نے Respond کرنا ہے۔

جناب سردار حسین: میرے بھائی ہیں اور ایسا بھی نہیں ہے کہ جس طرح انہوں نے ذکر کیا کہ پلوامہ کا جو واقعہ ہے، ہندوستان کے حکمران ہٹ دھرمی پہ اتر آئے، ہٹ دھرمی پہ اتر آئے اور اس کے نتائج ساری دنیا کے سامنے ہیں، ہم نے فلور آف دی ہاؤس پہ بھی اس کی مذمت کی ہے، اس کی مخالفت بھی کی ہے اور فلور سے باہر بھی جماعتی لیول پہ ہم نے اس چیز کی مخالفت کی ہے، میں صرف اسی لئے اٹھا ہوں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ عوامی نیشنل پارٹی اسی مسئلے پہ 'Yes' بھی نہیں کرتی اور 'No' بھی نہیں کرتی، لہذا ہم اس قرار داد پہ Abstain کرتے ہیں، لہذا عوامی نیشنل پارٹی کا مؤقف اسی قرار داد پہ Abstain ہے، صرف یہ ریکارڈ پہ لانے کے لئے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب نے جو ریزولیوشن پیش کی ہے، چونکہ جماعت اسلامی ایک سیاسی جماعت ہے اور وہ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ وہاں پر بھی اس کی اپنی تنظیم ہے، الیکشن میں حصہ لیتی ہے اور اس نسبت پہ اس کو دہشتگرد کہنا اور اس پہ پابندی لگانا، اس کی ہم مذمت کرتے ہیں، ہم مکمل حمایت کرتے ہیں اس قرارداد کی (تالیاں) اور ساتھ ہی اگر اس طرح رویے ہندوستان نے کیے تو ایک خدشہ ہے کہ اس طرح پھر ہمارے ملک میں نہ ہو، اس کا راستہ بند کرنے کے لئے میرے خیال میں اتفاق رائے کی ضرورت ہے، چونکہ وہاں پر کشمیر میں جو مظالم ہو رہے ہیں، پوری دنیا دیکھ رہی ہے، میرے خیال میں تاریخ میں، آپ کتابوں کو پڑھ لیں اتنا ظلم نہیں ہوا جو کشمیر میں ہو رہا ہے، تو ہم کشمیریوں کی مکمل حمایت بھی کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس قرارداد کی مکمل تائید بھی کرتے ہیں اور میرے خیال میں یہ ضرورت ہے وقت کی کہ ایسی باتوں پہ ہم اتفاق سے رہیں کہ یہ سلسلہ مزید کہیں پہ کسی دوسری جمہوریت کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Law Minister, to respond-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: پتہ ہے، آپ کا ایجنڈا رہ جائے گا سارا جو اصل ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! دو منٹ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: یہ ایک ریزولیوشن ہے، اے این پی نے Abstain کیا ہے، وہ بتائیں، چلیں آپ نلوٹھا صاحب! بس آپ حمایت یا مخالفت میں-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، صرف اتنی بات کرنی انتہائی ضروری ہے کہ پلوامہ واقعہ پہ پہلے ہندوستان پاکستان کو Blame کرتا تھا اور اب حیلوں بہانوں سے مختلف سیاسی جماعتوں کو Ban کرنا چاہتا ہے جبکہ اس کی ذمہ داری ایک کشمیری مجاہد نے قبول بھی کی ہے، اس واقعے کی ذمہ داری اس نے خود قبول کی ہے، پھر سیاسی جماعتوں کو Ban کرنا ناانصافی ہے، پاکستان مسلم لیگ نون اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتی ہے اور کشمیریوں کی آزادی کی جدوجہد کی بھی مکمل حمایت کرتی ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! پلوامہ حملہ جب ہوا تھا تو اس میں آپ سب لوگوں کے پاس وہ ریکارڈنگ موجود ہوگی کہ ان کے جو 'ایکس' وزیر داخلہ ہیں، انہوں نے باقاعدہ سترہ منٹ کی ویڈیو ریلیز کی ہے کہ جس میں آج جو بھارت کا وزیر داخلہ ہے اور دوسرا جو بندہ بات کر رہا ہے، وہ بھی Interior ان کی منسٹری سے بات ہو رہی ہے، تو وہ مودی صاحب اس کو یہ آرڈر دے رہے ہیں کہ بھئی آپ نے یہ 13/14 فروری تک اس کو کرنا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بی بی، قرارداد پہ آئیں نا آپ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس قرارداد کے حوالے سے ہی بات کر رہی ہوں کہ جناب سپیکر! پلوامہ حملہ جو ہے، وہ Already ہندوستان کے مودی، پرائم منسٹر مودی جو کہ اپنے الیکشن میں اپنی Rating بڑھانے کے لئے انہوں نے باقاعدہ ان کے Interior Minister نے ایک سی ڈی ریلیز کر دی ہے، تو اس میں تو پھر کسی بات کی گنجائش رہ ہی نہیں جاتی کہ کسی اور پہ Attack کیا جائے، تو اس میں خود بھارت ملوث ہے، تو وہ دوسری تنظیموں پہ Ban کیسے لگا سکتا ہے؟ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی شیر اعظم وزیر صاحب! مائیک کھولیں شیر اعظم وزیر صاحب کا۔

جناب شیر اعظم خان: Janab Speaker! First of all I would like to thank you very much، آپ کا بہت شکریہ، دیر آید درست آید کہ آپ نے محسوس کیا کہ اس دن بات جو تھی، وہ سیریس نیچر کی تھی اور آپ نے Bynow اس کو محسوس کر کے اپنے الفاظ واپس لے لیے، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ (تالیاں) ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں فیڈرل لیول پر بھی، ساری دنیا کی اسمبلیوں میں بھی لوگ لڑائی مار کٹائی تک جاتے ہیں، شکر الحمد للہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور ان شاء اللہ جس کے لئے میں کھڑا ہوں قرارداد کے حوالے سے، عنایت اللہ خان صاحب آنریبل ہمارے ممبر صاحب نے جماعت اسلامی پر Ban لگانے کی جو قرارداد پیش کی ہے اسمبلی میں، اس آگسٹ اسمبلی میں، اس کی صرف We are pleading the cause of democracy, nothing else. چونکہ وہ بھی ایک سیاسی پارٹی ہے، ڈیموکریٹک پارٹی ہے، ہم بھی جمہوری لوگ ہیں، We believe in democracy، تو میں کہتا ہوں کہ یہ تو مقبوضہ کشمیر ہے، اگر یہ دنیا کے کسی حصے میں بھی ہو، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور سپورٹ کرتے ہیں اس ریزولیوشن کو Infull، تو میری عرض یہ ہے کہ قرارداد جو جماعت اسلامی کو Ban کیا ہوا ہے، اس کے خلاف ہم یہ قرارداد، یہ Show کرنا چاہتے ہیں، یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے KP

کے لوگ بھی، ہمارے KP کے لوگوں کے نمائندے بھی سب جمہوری لوگ ہیں، They believe in democracy and this is why we support it.، ہم حمایت کرتے ہیں مکمل پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! لاء منسٹر! عنایت اللہ صاحب کی ریزولیوشن کے بارے میں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! یہ ریزولیوشن جو عناعت اللہ صاحب نے پیش کی ہے تو میں نے پڑھی بھی ہے اور جو ہمارے ٹریژری ممبرز ہیں، جو کیبنٹ ممبرز یہاں پہ موجود ہیں، ان کے ساتھ صلاح مشورہ بھی ہوا ہے۔ سر! یہ دو تین چیزیں میں کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں، ایک تو یہ ہے سر! کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ جموں و کشمیر جو مقبوضہ جموں و کشمیر ہے، وہاں پر جو ظلم ہو رہا ہے اور وہاں کے جو لوگ ہیں، ان کے جو Basic Human Rights ہیں، وہ Violate ہو رہے ہیں اور وہ کون کر رہا ہے جی؟ وہ یہی انڈین گورنمنٹ کر رہی ہے۔ دوسری بات سر! میں نگہت بی بی کے اس پوائنٹ کو بالکل Endorse کرتا ہوں کہ جو پرائم منسٹر مودی ہے انڈیا کا تو انہوں نے صرف اور صرف الیکشن جیتنے کے لئے یہ جو جنگی جنون پیدا کیا ہے اور اس طرح کے واقعات Engineered کر کے اپنی Rating بڑھانے کے لئے، تو سر! یہ کتنے افسوس کی بات ہے، انڈیا جو اپنے آپ کو سب سے بڑی ڈیموکریسی کہتا ہے لیکن دوسری طرف اس ریجن کو اور پوری دنیا کو بلکہ ایک غیر ذمہ دارانہ انداز سے لے جا کے ایک ایسی Situation create ہوئی ہے کہ دو نیوکلیئر آرمڈ ملک جو ہیں، دو نیوکلیئر آرمڈ جو ہیں، Neighboring ممالک ہیں، ان کے درمیان ایسی کشیدگی پیدا کی گئی پچھلے دنوں میں کہ آپ نے دیکھا لیکن ہمیں فخر ہے کہ ہماری آرمڈ فورسز نے بھی جواب دیا، ہمیں فخر ہے کہ ہمارے وزیراعظم صاحب اور وفاقی حکومت نے بلکہ ساری ہماری جتنی بھی پولیٹکل پارٹیز ہیں، وہ ایک Page پہ آ گئیں اور اپنے ملک کے دفاع کے لئے وہ ایک Page پہ آ گئیں۔ جہاں تک سر! اس ریزولیوشن کی بات ہے تو اگر ایک پولیٹکل پارٹی مقبوضہ جموں کشمیر سٹیٹ میں کام کر رہی ہے تو میرے خیال میں یہی بات ہم انڈیا سے بار بار کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ لیگل ایسی تنظیمیں، ایسی پولیٹکل پارٹیاں جو وہاں پر Legally کام کر رہی ہیں، جن کی ممبر شپ ہے، جو سامنے لوگوں کی بات اور حقوق کی بات کر رہی ہیں، اگر آپ ان لوگوں کو دبائیں گے تو پھر یہی حالات ہوں گے۔ انڈیا کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیئے، یہ دیکھنا چاہیئے کہ آج جو وہاں پہ کشمیری عوام، جو ان کی Indigenous struggle ہے، Indigenous struggle ہے، کوئی باہر سے ان کو سپورٹ نہیں ہے،

ہے، ہماری ایک Moral support ان کے ساتھ موجود ہے، توانڈیا کو بھی اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیئے، ایسی پولیٹکل پارٹیز پہ وہ پابندیاں لگا رہا ہے تو پھر یہی ہو گا، اگر Human rights کی وہ خلاف ورزیاں کر رہا ہے تو پھر تو یہی ہو گا سر، بہر حال حکومت اس ریزولیوشن کو Fully support کرے گی کیونکہ یہ ناقابل برداشت ہے جی۔

Mr. Speaker: Thank you. The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

(Interruption)

جناب سپیکر: Unanimous تو اب، انہوں نے Abstain کیا نا، ANP نے Abstain کیا ہے جی۔

جناب سردار حسین: نہیں، یہ ریکارڈ پہ آنا چاہیئے کہ ہم نے Abstain کیا، ریکارڈ پہ آنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا، ریکارڈ پہ آ گیا ہے، تھینک یو، Now discussion on Gas-----

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، آپ ختم کریں۔

Discussion on Gas and Electricity loadshedding and increase in its tariff, honourable Leader of the Opposition Akram Khan Durrani Sahib.

(Interruption)

جناب سپیکر: کنڈی صاحب! میں آپ کو بھی ٹائم دیتا ہوں بعد میں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! آپ کا دوبارہ شکریہ، چونکہ یہ اجلاس اپوزیشن کی درخواست پر بلایا گیا ہے اور ساری اپوزیشن نے ایک متفقہ ایجنڈا آپ کے سامنے پیش کیا، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس پہ میٹنگ بلائی اور آپس میں-----

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، جی درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: آپس میں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ یہ پورا ایجنڈا آئے گا، بلکہ میرے خیال میں ختم کر لیں یہ پھر میں کر لوں گا، میرے خیال میں وہ آپس میں ڈسکشن کر لیں، پھر بعد میں میں تقریر کروں گا، ان کو میں موقع دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: دونوں منسٹرز صاحبان تشریف رکھیں پلیز، جی اکرم درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! پھر آپ کے ساتھ میٹنگ ہوئی اور آپ نے خود تفصیل بتادی کہ کتنا ٹائم آپ نے بتایا اور آج بجلی اور گیس پہ ہماری ڈسکشن ہے، اس پہ تھوڑا سا میں وقت زیادہ لوں گا چونکہ اپوزیشن لیڈر کا ٹائم جو ہے وہ کھلا ہوا ہوتا ہے، جتنی بھی وہ بات کرلیں اور بڑا اہم مسئلہ بھی ہے اس صوبے کا، ایک ہے بجلی اور ایک ہے گیس، یہ دونوں پیداوار جو ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! آپ اپنی جگہ پہ تشریف رکھیں، پلیز۔

بجلی و گیس کی لوڈ شیڈنگ اور اس کے بلوں میں اضافے پر بحث

قائد حزب اختلاف: خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے اس صوبے پہ مہربانی کی ہے کہ بجلی کی جو پیداوار ہے اور آج تک پاکستان میں جتنی بھی بجلی پیدا ہوتی رہی، وہ ہائیڈل سے تھی اور یہ اس صوبے کی پیداوار اور پورا ملک اس پہ چل رہا تھا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی، آج گیس بھی اس بنیاد پہ ہے کہ ہمارا صوبہ 60 پرسنٹ آئیل بھی اس ملک کو دے رہا ہے اور اس صوبے کی ضرورت سے زیادہ گیس کی پیداوار بھی ہے جو کہ ہم پورے ملک کو دے رہے ہیں لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ جو صوبہ پورے ملک کو چلا رہا ہے اور چلایا سن 47ء کے بعد، اس کے ساتھ ہر دور میں جو بے انصافی ہوئی ہے، اس صوبے میں جتنی زیادتی ہوئی ہے، وہ آپ کو بھی معلوم ہے، چونکہ آپ بھی اس ایوان کا حصہ رہے ہیں اور اس صوبے کی جتنی بھی قوم پرست جماعتیں، مذہبی جماعتیں، سیاسی جماعتیں ہر موقع پہ یہ بات بھی پیش کر رہی ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ ظلم نہ ہو اور ہماری بجلی کی جو بھی رائیلٹی ہو، وہ ہمیں دے دیں لیکن اگر میں یہاں پہ سچ کی بات نہ کروں، میں خود بھی 1992 میں اس ایوان کا، صوبائی اسمبلی کا ممبر تھا، میر افضل خان صاحب ہمارے چیف منسٹر تھے، اے این پی اور مسلم لیگ کی مشترکہ حکومت تھی، اس وقت میں اکیلا ہی اپنی جماعت سے یہاں نمائندہ تھا تو اس وقت نواز شریف صاحب وزیر اعظم تھے اور اس نے رابطہ کیا اور ہماری صوبائی گورنمنٹ نے بھی رابطہ کیا اور وہاں سے پھر تھوڑا سا آغاز ہوا، جو پیسے ہمیں مل رہے تھے۔ ابھی 1992 کے بعد 2002 میں ایم ایم اے کی حکومت بنی، کسی سیاسی جماعت نے بھی اس میں کامیابی حاصل نہیں کی اور کسی بھی وفاقی حکومت نے ہمارے ساتھ اس پہ کچھ تعاون نہیں کیا اور یہ مسئلہ پھر ایم ایم اے کی حکومت نے اٹھایا، اس وقت میں چیف منسٹر تھا، آپ میرے ساتھ یہاں پر ایم پی اے تھے، آپ سے بھی مشاورت اس پہ ہوئی تھی جب ہم اس کو اٹھا رہے تھے اور وہاں پر پیش کر رہے تھے، اس میں آپ کی رائے بھی شامل تھی اور ہم نے آخر کار وفاقی

حکومت کو مجبور کیا ثالثی پہ اور انہوں نے ثالثی تسلیم کی، دو ثالث ہمارے تھے اور پینل کا چیئرمین جسٹس اجمل میاں تھے، وہ ہم نے اتفاق رائے سے کیا اور کافی تگ و دو کے بعد ہم اس میں کامیاب ہوئے کہ 110 ارب روپے کا Claim بھی منظور ہوا اور چھ بلین پہ جو کیس تھا، وہ بھی ختم ہوا اور وہ اٹھارہ پہ پہنچا سالانہ اور ابھی مزید وہ اوپر جارہا ہے، تو اس وقت میں ان باتوں کو نہیں چھیڑنا چاہتا، وہ پھر میرے خیال میں ناراضگی پیدا کرے گی کہ اگر میں ان حضرات کا نام لوں جنہوں نے کہا کہ یہ پیسے آپ نہ لیں، اگر ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں آپ نے لیے تو پھر آئندہ الیکشن کے لئے بھی مشکل ہوگا لیکن یہ بھی اس میں ایک Commitment تھی کہ اس فیصلے کے بعد کوئی فریق کورٹ میں نہیں جائے گا، ہم نے جو آپس میں طے کیا تھا کہ ہر ایک پارٹی کو قابل قبول ہوگا لیکن اس وقت ایک 'ڈکٹیٹر' تھا جنرل مشرف صاحب، اس نے اس کی Violation کی اور واپڈا پھر چلا گیا وہاں پر کورٹ میں اور ہم بھی مجبور ہوئے، عبدالحفیظ پیرزادہ صاحب کو ہماری گورنمنٹ نے وہاں پہ جو ہے وہ وکیل کیا لیکن وہ سلسلہ چلتا رہا اور آخر میں جب پیپلز پارٹی اور اے این پی کی حیدر خان کی چیف منسٹری میں جو حکومت تھی، اس میں پھر اس کا آغاز ہوا، آنا شروع ہوا۔ میرے خیال میں اگر میں فگر غلط پیش نہ کروں تو کچھ 75 ارب روپے اس وقت آئے تھے اور 35 ارب روپے بھی پی ٹی آئی کے پرویز خٹک صاحب جب سی ایم تھے تو اس میں آنا شروع ہوگئے اور وہ پھر 25 ارب روپے سالانہ ایک Commitment ہوئی، ہم سے بھی رائے لی تھی نواز شریف صاحب نے، میں، فیڈرل منسٹر صاحب اور اس کی پوری وہاں پر کابینہ تھی، وہ بھی آئی اور ایک سلسلہ شروع ہوا۔ ابھی افسوس کی بات ہے، میں نے تو یہاں پر ایک بات کی تھی کہ اس صوبے میں چونکہ پی ٹی آئی کی حکومت ہے اور ہمیں امید ہے کہ مرکز میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے جو ہمارے ساتھ ناانصافیاں ہو رہی تھیں، وہ اب نہیں ہوں گی کیونکہ انصاف کی حکومت ہے، نام بھی پارٹی کا انصاف ہے لیکن کل پرسوں کے اخبار میں مجھے بڑا دکھ ہوا کہ 45 ارب روپے جو اس صوبے کی بجلی کے ہیں ہائیڈل کے، وہ ہم Next year میں دیں گے، اس سال وہ اس صوبائی حکومت کو نہیں دیں گے، بڑی شرمندگی کی بات ہے۔ حمایت اللہ صاحب ہمارے مشیر ہیں اس صوبے کے، میں اس کو اس وقت سے جانتا ہوں جب وہ سروس میں تھے اور میرے ساتھ کافی Meetings attend کیں، بڑا باصلاحیت آدمی ہے، وہ انتہائی کوشش کر رہا ہے، آپ کے پاس بھی آیا تھا، آپ نے ہمیں بھی بلالیا، ہم نے آپ سے بات کی کہ گورنمنٹ کے ساتھ ہم ہیں اور ان شاء اللہ گورنمنٹ سے آگے جائیں گے اس میں، چونکہ یہ اس صوبے کا حق ہے اور یہاں پر ہم نے ریزولیوشن بھی

پاس کی صوبائی اسمبلی سے لیکن وفاقی حکومت نے اس ریزولیوشن کو بھی اس طرح ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ 92ء میں بھی میاں نواز شریف صاحب وزیر اعظم تھے اور ابھی جب پرویز خٹک صاحب وزیر اعلیٰ تھے اور 25 بلین کا سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت بھی نواز شریف صاحب وزیر اعظم تھے اور یہ سلسلہ اس صوبے کو اپنا حق ملتا رہا۔ ابھی یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہیں، یہ تو کبھی ادھر ہوں گے، ہم کبھی ادھر ہوں گے، یہ تو سلسلہ ہے لیکن ہماری Commitment اس صوبے کی مٹی سے ہو گی اور عوام کے ساتھ ہو گی، ہر اس آدمی کو اس سرزمین نے، صوبے کے اس عوام نے ہمیں عزت دی ہے اور اگر آج اس کے لئے ہم آواز صحیح نہیں اٹھائیں گے تو پھر ہم خیانت کریں گے، اس ایوان میں کوئی بھی اس سے نہ ڈریں کہ اگر بجلی کے حق میں بات کریں یا گیس کی تو پرائم منسٹر ہم سے ناراض ہو جائے گا، نہیں یہ اس صوبے کا حق ہے، ہمارا اپنا حق ہے، ہم نے اپنے حق کے لئے یہاں سے مارچ بھی کرنا ہے، اتفاق رائے بھی پیدا کرنی ہے لیکن ہم اپنے حق کے لئے ضرور وہاں پر جائیں گے۔ ابھی آتے ہیں، یہ تو وہ سلسلہ ہے جو ہمارے ساتھ وفاقی حکومت کی ناانصافی ہے، ابھی اس پہ آتے ہیں کہ بجلی کا یہاں پہ جو ہمارا پیسکو ہے، وہ ہمارے ساتھ اور ہمارے عوام کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ یہ سارے معزز ممبران اسمبلی بیٹھے ہیں، شرم کی وجہ سے اپنے عوام سے کوئی بھی ان کا سامنا نہیں کر سکتا، اتنی زیادہ لوڈ شیڈنگ ہے، یہ میرے خیال میں سب میرے ساتھ اس پہ اتفاق کریں گے کہ ہاں ہے، کوئی اس میں غلط بات نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو بلایا جائے، یہاں بیٹھیں اور Notes لیں، Respond کرنا ہے انہوں نے، آپ Respond کریں گے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): جی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ لے رہے ہیں، اوکے، ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: ابھی ایک تو لوڈ شیڈنگ ہے اور دوسرا اضافی بل جو آرہا ہے اس حکومت میں بجلی کا، میں نے اپنی زندگی میں اتنی زیادہ بل بجلی کے نہیں دیکھے ہیں۔ گیس پہ الگ بات کروں گا، گیس تو ایک بہت بڑا موضوع ہے، اب یہ اضافی بل اور لوڈ شیڈنگ کے علاوہ جس گاؤں میں ٹرانسفارمر خراب ہوتا ہے، یہ ممبران اسمبلی اور میں خود بھی فون کرتا ہوں، مرمت کے لئے ایک روپیہ ہمارے پیسکو چیف کے پاس نہیں ہے ایک روپیہ، اور وہاں پر لوگ بھی مجبور ہوتے ہیں، اپنی مدد آپ پہ چندہ کر کے ہم مرمت کرتے ہیں، شاید آپ بھی کریں گے، آپ کا بھی یہ حال ہو۔ دوسرا، یہاں پر پورے صوبے میں جو کہ ہم بھی، میں

نے بتایا کہ کب سے اس میں ہے، ہر ایک گاؤں میں آبادی بڑھتی ہے اور جب آبادی بڑھتی ہے تو پچاس کا ٹرانسفارمر اس کو بجلی مہیا نہیں کرتا، پھر اس میں ایڈیشنل پچاس ہوتا ہے یا سو ہوتا ہے اور جہاں پر سو ہو، اس میں پھر دو سو ٹرانسفارمر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں پر جب ہم جاتے ہیں تو نہ ایڈیشنل سو ہے، نہ پچاس ہے، نہ مرمت کے پیسے ہیں اور پھر جب لوگ مجبور ہو کر، ان کی دو مہینے بجلی نہیں ہوتی ہے تو پھر لوگ اپنے پیسوں پہ پچاس کے علاوہ سو ٹرانسفارمر خریدتے ہیں اور پھر اس کو وہ پکڑ کے لے جاتے ہیں کہ آپ نے غلط لگایا ہے، اس کو بھی چھوڑنے نہیں دیتے اور اس کو کیوں چھوڑنے نہیں دیتے؟ اگر میں بازار سے دو سو ٹرانسفارمر خریدتا ہوں تو اس پہ میرے دو لاکھ روپے لگتے ہیں اور اگر میں Payment کرتا ہوں وہاں پر واپڈا کو تو پھر پانچ ساڑھے پانچ لاکھ روپے میں Full cost کروں گا، ابھی ایک ہی کمپنی ہے، چیف پیسکو کو آپ بلائیں جو ٹرانسفارمر وہ لاہور سے لاتا ہے پانچ لاکھ میں، میں اس کو دو لاکھ ڈھائی لاکھ پہ لانے کے لئے تیار ہوں، یہ باقی تین لاکھ روپے کدھر جاتے ہیں؟ (تالیاں) ابھی اپنی مدد آپ پہ بھی ہمیں نہیں چھوڑ رہے ہیں، مرمت کے لئے بھی ان کے پاس پیسے نہیں ہیں، بجلی ہے نہیں اور لوگوں کے پاس جو بل آرہے ہیں وہ حیران کن ہیں، جب بجلی نہیں ہے، بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے، سولہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے، بارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے، آپ مجھے بل کس بنیاد پہ بھیجتے ہے، آپ کی تو بجلی ہے ہی نہیں؟ تو یہ ایک سنگین مسئلہ ہے جی، سپیکر صاحب! اگر میرے ساتھ میرے بھائی اتفاق پہ ہوں تو اس غریب عوام کی تکلیف ہم یہاں سے رفع کر سکتے ہیں آپ کی سربراہی میں، ابھی یہ میں ان پہ بھی چھوڑتا ہوں اور میں جب بات کرتا ہوں تو Commitment کے ساتھ اپوزیشن کے 35 ممبران کی میں بات کرتا ہوں، یہ سامنے بیٹھے ہیں، ان شاء اللہ یہ سارے ساتھ ہوں گے۔ (تالیاں) ابھی آتے ہیں اس پہ کہ اگر ہمیں خود بھی کروانے نہیں دیتے، اس صوبے کو بہت زیادہ فنڈ آتا ہے DoP ELR کا، اس میں سے ایڈیشنل ٹرانسفارمرز پھر لگتے ہیں اور جو لائنیں خراب ہوتی ہے، وہ لائنیں بھی ٹھیک ہوتی ہیں، ابھی وہ بھی ایک روپیہ بھی نہیں ہے اور جب ہم چیف پیسکو کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس تو ایک روپیہ کا فنڈ بھی نہیں ہے، یہ کیا قیامت آگئی ہے؟ میری ایک تجویز ہے سپیکر صاحب! کہ آپ چیف پیسکو کو یہاں پر اسمبلی میں بلائیں، دو چار پانچ بندے اپنی گورنمنٹ کی طرف سے اور اپوزیشن کی طرف سے ہم دے دیں گے اور اس کے ساتھ کھلی بات کر لیں گے کہ کوئی طریقہ تو ہمیں بتادو نا، اور پھر آپ بھی چونکہ ہمارے چیف منسٹر صاحب کو بہت تکلیف ہوتی ہے یہاں پر آنے میں، ہم تو اسے کہیں گے کدھر؟ اس سے

تو ہم بات نہیں کر سکتے، اس کے پاس تو یہاں پر آنے کا ٹائم نہیں ہے کہ اس کے سامنے اپوزیشن اس صوبے کے حقوق کے لئے بات کرے اور وہ ہمارا ساتھ دیں؟ تو پھر آپ ہی یہاں پر اس صوبے کے، اس جگہ پہ ہمارے لئے آپ کی کرسی بڑی عزت والی ہے، وقار والی ہے اور آپ کی رولنگ سپیکر صاحب! بڑی مضبوط ہے لیکن آپ بھی تھوڑی سی کمزوری دکھا رہے ہیں، (ہنسی) آپ بھی ہمارے ساتھ رہیں، اتنی کمزوری نہیں ہے، ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہیں، آپ یہ سوچ نہ کریں کہ یہ گورنمنٹ کا سپیکر ہے، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، آپ کی رولنگ کو ہم وہ تحفظ دیں گے۔ جب تک آپ کی رولنگ پہ عمل نہیں ہو گا، کوئی کام صوبے میں نہیں ہو گا۔ جب یہ ایم پی ایز آپ والے، اپوزیشن اور وہ ہوں گے لیکن آپ سے بھی میری التجاء ہے کہ تھوڑا سا اپنے عوام کی خاطر یہ آپ کی جو کرسی ہے، یہ ہم نے تو اس بار مقابلہ کیا تھا جو کہ ایک مرکز کی طرف سے ہدایات تھیں کہ نہیں مقابلہ کرنا ہے، روایات یہ ہیں لیکن آج بھی ہم آپ کو مشترکہ سمجھتے ہیں، مقابلے کے بعد، وہ مقابلہ ہو جاتا ہے لیکن آپ کی عزت ہمارے لئے مشترکہ ہے، ابھی آپ پہ چھوڑتا ہوں کہ اس کے بعد آپ کی رولنگ میری باتوں پہ کیا آئے گی؟ اور ضیاء اللہ خان میرے برخوردار ہیں، وہ تو میرے گاؤں کا بھی ہے، کوہاٹ بنوں ایک جگہ ہے اور وہ بھی ہے، میرا برخوردار مجھے کیا Commitment سے جواب دے گا لیکن Commitment یہاں پر جو مجھے منسٹر دے رہا ہے، کوئی تو سوالات کے دن بھاگ جاتا ہے، یہاں پر آتا نہیں ہے، وہ دوسرے کو پھر کہتا ہے کہ آپ میرے سوالات کا جواب دیں اور مجھے جب جواب ملتا ہے، اس پہ عمل نہیں ہو رہا ہے، چھوٹی سی بات پہ بھی عمل نہیں ہو رہا ہے، نہ میری اور نہ میرے کسی ممبر کی بات پہ کوئی عمل ہو رہا ہے، یہ سامنے گواہ ہیں اور آپ بھی اس کے گواہ ہیں، کل میں نے آپ سے شکوہ کیا تھا اور آپ کا میں مشکور ہوں کہ آپ نے اسے کہا کہ جتنی Assurances ہیں، Commitments ہیں منسٹرز کی، اس کی پوری لسٹ مجھے دے دیں اور میں آخر میں دوبارہ آپ سے چونکہ یاددہانی کے لئے کہ آپ کے سامنے پیش ہوں گے لیکن اس پہ پھر آپ نے سختی سے عمل کرنا ہے کہ وہ Commitments پھر پوری ہوں اور جب پوری نہ ہوں تو پھر یہ اسمبلی ایک مذاق بن جائے گی۔ ابھی آتے ہیں جی گیس پہ، یہ جی اللہ تعالیٰ نے ہم پہ بہت بڑی مہربانی کی اور اس وقت میں چیف منسٹر تھا، ایم ایم اے کی حکومت تھی، آپ ہمارے ساتھ تھے، سب کاموں میں آپ کا حصہ ہے اور یہاں پر میں نے ایک سیمینار کیا پی سی میں اور میں نے صدر مملکت کو بھی بلایا، وزیراعظم کو بھی بلایا، چیف منسٹرز کو بھی، باقی صوبوں کے گورنرز کو بھی اور ہم نے دو چیزیں پوری ملک کے لئے پیش کیں، ایک آئل

اینڈ گیس اور دوسرا ہم نے پیش کیا ٹورازم کا اور ہائیڈل کا، بہت بڑی ایک سیمینار تھی، اس میں باہر کی کمپنیاں آئیں اور انہوں نے آئل اینڈ گیس میں دلچسپی ظاہر کی، کچھ نے وہاں پر ہائیڈل میں دلچسپی ظاہر کی جو کہ پیہور ہے، دوسری جگہیں ہیں، اس میں بھی آ گئی، Chinese ہیں اور آج میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ آج صحیح فگر شاید نہ دے سکوں، چونکہ اس بجٹ میں میں نے اے ڈی پی میں نوٹ کیا تھا کہ 27 یا 37 بلین روپے اس صوبے کو مل رہے ہیں آئل اینڈ گیس سے اور جب میں سی ایم تھا اور جب میں حکومت چلا رہا تھا تو صرف ہائیڈل کے چھ بلین تھے ہمارے، نہ این ایف سی ایوارڈ ہوا تھا اور نہ اس وقت گیس تھی اور نہ ہائیڈل میں کچھ ہمیں ملا لیکن پھر آپ تھے، میرے خیال میں آپ کے حلقے میں میں نے کوئی کمی نہیں کی تھی، جو آپ چاہتے تھے، وہ میں نے پورا کرنا تھا ان چھ بلین میں سے، ابھی جی گیس کی پیداوار بھی شروع ہوئی لیکن اس وقت کے بعد دو حکومتیں گزریں، اضافے کے لئے میں پوچھوں گا ضرور جو بھی مجھے جواب دے گا منسٹر صاحب کہ یہاں پر پی ٹی آئی کی پانچ سال حکومت رہی، پانچ سال میں انہوں نے کتنے کنوؤں میں اضافہ کیا اور یہاں پر اس نے اپنی کمپنی بنائی، ضیاء الدین صاحب تھے میرے خیال میں یا کیا نام تھا، وہ اس کے ہیڈ تھے، اے این پی اور پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں یہ کمپنی بنی تھی، مجھے آپ بتا دیں کہ پانچ سال میں اس صوبے کی جو کمپنی تھی، اس نے اس صوبے کی پیداوار میں کتنا اضافہ کیا ہے، کتنی آمدن کی ہے؟ اور ساتھ پھر مجھے اخراجات بھی بتا دیں کہ اس کمپنی پہ ابھی تک کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟ اس کمپنی نے کسی کے ساتھ واقعی دوسری اس طرح شیئر کی ہے او جی ڈی سی ایل کے ساتھ کہ پانچ فیصد مجھے دیں گے اور پچانوے فیصد پھر او جی ڈی سی ایل لے گا، پھر کمپنی کی کوئی ضرورت نہیں تھی، کمپنی اس لئے بنی تھی کہ ہماری اپنی ڈرلنگ مشینیں ہونگیں، ہماری اپنی سروے کی ٹیمیں ہونگیں اور جب ہم جائیں گے تو ہم اپنی کمپنی کو وہاں پر لگائیں گے، چونکہ سو فیصد ہمیں پھر یہاں پر آمدن جو ہے وہ ملیں لیکن افسوس کے ساتھ جو مجھے معلومات ہیں، آج تک اس صوبائی کمپنی نے ایک روپیہ کا کام بھی نہیں کیا ہے، لکی مروت میں کہیں ایک Site پہ کسی کے ساتھ ملکر کچھ کیا ہے لیکن وہ بھی ابھی کہا انہوں نے، تو ہمیں ایک تفصیل چاہیئے کہ ابھی تک اس پانچ دس سالوں میں اس کمپنی پہ کتنے اخراجات ہوئے اور اس کی آمدن کیا ہے؟ ابھی جی میرا صوبہ ساٹھ فیصد آئل دے رہا ہے، ریفائنری نہیں ہے، پانچ سال ہوئے ہیں کہ ایف ڈبلیو او کے ساتھ صوبائی گورنمنٹ نے کچھ Agreement کیا ہے، مجھے اتنا تو معلوم ہے کہ وہاں پر ابھی زمین بھی کچھ لے رہے ہیں، کچھ لی ہے لیکن پانچ سالوں میں ہم نے وہاں پر ایک کام بھی شروع نہیں کیا اور یہ تیل پھر ہم لے رہے

ہیں کراچی سے، وہاں پر خام مال دوسری ریفائنریوں میں لے جاتے ہیں اور وہاں جب میں جاتا ہوں تو اتنے ٹرک کھڑے ہوتے ہیں اور وہاں پر اسی سے جب خام مال جارہا ہے تو میں کاش کہتا کہ ہمارے صوبے کی اپنی ریفائنری ہوتی جو کہ ساٹھ فیصد ابھی ہم دے رہے ہیں، مجھے یہ بھی بتانا چاہیئے کہ آئل ریفائنری کب کام شروع کرے گی اور وہاں پر وہ فیلڈ میں کب ہماری نظر میں آئے گی؟ دوسرا یہ کہ میں نے خود چونکہ میں پانچ سال وہاں پر رہا اور میں نے یہ معلوم کیا کہ اس ملک میں جو گیس نکلتی ہے جس کے کنویں ہیں، اس کی کیا مقدار ہے کہ پنجاب میں جب آپ کھدائی کریں گے تو دس کنوؤں میں سے ایک کنواں نکلتا ہے اور خیبر پختونخوا میں جب آپ کھدائی کرتے ہیں تو تین میں سے ایک کامیاب ہوتا ہے، اتنا فرق ہے لیکن جب میں نے یہ معلوم کیا کہ ڈرلنگ مشینیں کتنی ہیں، صرف ایک پورے کے پی کے میں تھا، باقی سارے پنجاب میں اور دوسرے اضلاع میں تھے لیکن ہم نے اس پہ کام کیا، ابھی پانچ سالوں میں ہم نے ان شاء اللہ اتنا کام کیا ہے کہ لکی مروت میں بھی، ٹانک میں بھی سروے ہورہا ہے، بنوں میں بھی دو جگہوں کا سروے مکمل ہوا، ابھی ڈرلنگ ہورہی ہے، وہاں پر ان شاء اللہ ڈرلنگ کے لئے وہ مشینری پہنچی ہے، ہنگوں میں بھی ہم نے ایک بھیجی تھی، صوبائی حکومت بھی ان پانچ سالوں کا کچھ ہمارے ساتھ یہ شیئر کرے کہ اگر میں ایک فیڈرل منسٹر ہوں، میں اتنی کمپنیاں وہاں سے بھیج سکتا ہوں تو صوبائی گورنمنٹ نے اس میں کیا پیشرفت کی ہے؟ دوسرا یہ ہے کہ کورٹ کے فیصلے ہیں جی، کورٹ کے فیصلے ہیں جی کہ جہاں سے کچھ نکلتا ہے، اس پہ سب سے پہلا حق اس ضلع کا ہے اور یہ بھی جی اس وقت جب میں سی ایم تھا، میں نے Decision کیا تھا کہ جہاں سے تمباکو نکل رہا ہے، پانچ فیصد اس ضلع پر خرچ ہوگا، جہاں پہ بجلی ہے وہاں پر پانچ فیصد اسی ضلع پہ خرچ ہوگا اور جہاں پہ آئل اینڈ گیس ہے، وہاں پر اسی ضلع پر خرچ ہوگا، ابھی امیر حیدر خان نے اس کو دس فیصد کیا، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ابھی تیسرا Tenure ہے، پی ٹی آئی کی حکومت سے بھی میں یہی پوچھوں گا کہ جناب سپیکر صاحب! میں نے پانچ فیصد دیا تھا، آغاز کیا تھا، حیدر خان نے پانچ فیصد دیا، دس کیا، پانچ سال میں پی ٹی آئی کی حکومت نے ایک روپے کا اضافہ کیا ہو تو وہ بھی میں پوچھنا چاہتا ہوں اس غریب علاقے کے لوگوں کے لئے، (تالیاں) ابھی اگر وہ نہیں دیئے ہیں، میں نے کوہاٹ کو، ہنگو کو کچھ دیہات دیئے تھے جو میں سی ایم تھا اور میں نے اپنے شیئرز بھی دیئے تھے، وفاق کے ساتھ 38 دیہات کو کرک کو ہم نے اس وقت گیس دی تھی، ظفر اعظم صاحب بیٹھے ہیں، موجودہ حکومت مجھے بتادے کہ انہوں نے پانچ سالوں ایک دیہات کو گیس دی ہو پورے کرک ضلع میں؟ ابھی آتے ہیں اس پہ کہ وہاں پر ہمارے

جو غریب لوگ ہیں، اس میں انجینئرز بھی ہیں، ٹیکنیکل لوگ بھی ہیں آئل اینڈ گیس کے، وہاں پر جب بھرتی ہوتی ہے، میں آپ سے صرف یہی گزارش کروں گا موجودہ حکومت سے کہ کرک میں جتنے فیلڈز ہیں، اس میں جتنی اپوائنٹمنٹس ہوئیں، اس کی لسٹ منگوادیں کہ اس میں ہمارے کرک کے کتنے لوگ ہیں، اس میں آپ ہنگو کی لسٹ منگوادیں کہ ہنگو کے کتنے لوگ اس میں بھرتی ہوئے؟ آپ کوہاٹ ضلع کی لسٹ منگوادیں، سارے لوگ جو آئے ہیں، میں اس ضلع کا نام نہیں بتارہا ہوں جو طاقتور ہے، میں جوڑنے والا آدمی ہوں، میں توڑنے والا نہیں ہوں لیکن آپ سے میری یہی گزارش ہوگی کہ آپ سیکرٹری صاحب کو حکم دیں گے اور آپ اس کو کہیں گے کہ آپ مجھے لسٹ دے دیں، OGDCL والے بھی، MOL والے بھی، POL والے بھی، جتنے بھی اس صوبے میں کام کر رہے ہیں کہ اس کی کمپنی میں میرے صوبے کے اس ضلع کے کتنے لوگ ہیں؟ کلاس فور کی تو Commitment ہے کہ کوئی دوسرا نہیں ہوگا لیکن لسٹ میرے پاس بھی ہے، میں نے وہاں پر منگوائی تھی جب میں وہاں پر فیڈرل منسٹر تھا، کلاس فور کے لوگ بھی ہمارے ہاں دوسری جگہوں سے آرہے ہیں اور حالات یہ ہیں کہ اس دن میں نے یہاں پر آپ کے سامنے ایک تحریک التواء پیش کی، وہاں پر زہریلی گیس جو نکلتی ہے، وہاں پہ میرے بچے آہوں سے مر رہے ہیں اور پورے گاؤں کی بیس گائے ایک دن میں مر گئیں اور روزانہ وہاں پہ گائے مر رہی ہیں، زہر ہمیں دیا جارہا ہے اور حلوہ وہ کھا رہے ہیں اور لے رہے ہیں، جو لوگ ہیں، تو یہ ظلم ہم کب تک برداشت کریں گے کہ میری مٹی بھی استعمال ہو اور اس کے بعد زہر مجھے کھانا پڑتا ہے اور اس کا میٹھا آپ لے جا رہے ہیں؟ تو ایک میری بھی آپ سے اور گورنمنٹ سے یہی درخواست ہوگی کہ آپ ان سے ذرا لسٹ منگوالیں اور یہ بھی منگوالیں کہ سوشل ویلفیئر کے جو کام ہیں آئل اینڈ گیس کے، کسی کمپنی نے وہاں پر کونسا کوئی ہسپتال بنایا ہے، اس نے ان لوگوں کو صاف پانی کتنا دیا ہے؟ انہوں نے وہاں پر کتنے روڈز بنائے ہیں اور وہاں پر بھی جب وہ روڈ کبھی کبھی بناتے ہیں، سکول بناتے ہیں، صاف پانی بناتے ہیں تو ٹھیکہ بھی وہاں پہ میرے مقامی لوگوں کو نہیں دیتے، ٹھیکہ بھی اس کمپنی کا اپنا ہی ہوتا ہے، اس کی لسٹ بھی منگوالیں کہ ٹھیکیدار کون ہے؟ تو سپیکر صاحب! میں اس حکومت سے یہی گزارش کروں گا کہ عملی باتوں کو کچھ نہیں ہوتا، جو 45 ارب روپے ہمیں بجلی کے پیسے جو صاف انکار ہے کہ اس سال ہم نہیں دے رہے ہیں، ہم مل کے فیڈرل گورنمنٹ سے ہم لیں گے یہ 45 ارب روپے، یہ میرا حق ہے-----

(تالیاں)

جناب سپیکر: درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: آپ اس پر ہمارا ساتھ دیں، چیف منسٹر صاحب ضرور وہاں پر ٹرائبل علاقہ جو کہ ابھی Settled ہے، اس کی وزٹ ضرور کر لیں لیکن کبھی کبھی ہمیں بھی ملاقات کا ادھر موقع دیا کریں کہ ہماری باتوں سے بھی وہ مستفید تھوڑا سا ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنی بحث ختم کرنے کی کوشش کریں۔

قائد حزب اختلاف: جی؟

جناب سپیکر: بحث سمیٹنے کی کوشش کریں۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: نہیں، میں تو یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: پچیس تیس منٹ ہو گئے آپ کی سپیچ کے۔

قائد حزب اختلاف: نہیں نہیں، میں نے تو کہا تھا کہ یہ پانچ دن ہی چلے گا ایک موضوع، آپ نے Commitment کی کہ اگر بجلی اور گیس پہ جو بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم نے دس منٹ فکس کئے تھے، تیس منٹ اور دس منٹ میں فرق ہے۔

قائد حزب اختلاف: ابھی ظفر اعظم بات کرے گا، عنایت اللہ خان کرے گا، بابک صاحب کرے گا، شیر اعظم خان کرے گا۔

جناب سپیکر: بے شک کریں جی۔

قائد حزب اختلاف: 33 ایم پی ایز ہیں، ہم ایک دن میں اس پوری بجلی اور گیس کو ختم نہیں کرتے ہیں، میرا جو اندازہ ہے، اس پہ دس دن لگیں گے، دس دنوں کے علاوہ یہ بحث میرے خیال میں کمپلیٹ نہیں ہو سکتی، (تالیاں) چونکہ آپ کے صوبے کی یہی چیزیں ہیں تو ٹورازم میں لوگ آ گئے ہیں، اچھی باتیں ہیں لیکن اس میں جو آپ کو ملتا ہے وہ کچھ کم ہو گا، یہ آپ کو اربوں اور کھربوں تک جانے والی سکیمیں ہیں تو آپ بھی اس کو مکمل ٹائم دے دیں۔ میں سپیکر صاحب! ان چیزوں پہ شاید آپ کا یہاں پر جو سیکرٹری صاحب ہے یا آپ کی ٹیم ہے، آپ کی رولنگ کے حوالے سے جو میں نے بات کی ہے، شاید انہوں نے بھی نوٹ کی ہو، چونکہ یہ بھی آپ ذمہ دار ہیں جو آپ سے میں متوجہ ہوں اور جو بات پھر میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں، چونکہ آپ کی کرسی میں طاقت ہے تو پھر وہ بھی آپ کو دے دیں۔ کچھ باتیں میں نے گورنمنٹ سے کیں، کچھ باتیں میں نے آپ سے کیں تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میرے پاس اور بھی

مطلب بڑی لمبی لسٹ تھی لیکن چونکہ میں خود بھی ابھی مزید میرے خیال میں وہ پیاسا بھی ہوں تو باقی لوگوں کو بھی میں تھوڑا سا ٹائم دوں گا، اپنے ساتھیوں کو لیکن جو باتیں میں نے کیں، ان کو آپ ذرا غور سے لے لیں، میں نے اپنے تجربے کی بنیاد پہ کیں، میں نے اپنی معلومات کی بنیاد پہ کیں، میں نے اپنی اس حیثیت میں جو زندگی گزاری ہے، اس کی بنیاد پہ ہم نے کیں، تو مجھے آپ پہ یہ اعتماد ہے کہ آپ اس کو ایک وزن دیں گے اور اس کو صوبے کے لئے مفید ان شاء اللہ بنائیں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک تو آپ کی مشاورت سے پیسکو چیف کو ہم بلائیں گے، نوٹ کر لے سٹاف، تاکہ وہ آ کے یہ جو درانی صاحب نے بات کی ہے کہ وہ ذاتی پیسوں کا استعمال نہیں کرنے دیتے ہیں، تو یہ اس سے بات کریں گے اور دوسرا یہ کہ میں نے لسٹ منگوائی ہوئی ہے، Assurances by the Ministers تو وہ آئیں گی اور جس منسٹر نے بھی ایشورنس دی ہے، ان شاء اللہ اس پہ ہم پورا عمل کروائیں گے۔ ایک ریزولیوشن ہے، بیچ میں وہ لے لیتے ہیں، چونکہ آج یہ نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ میں ایک مسجد پہ دہشتگردی کا حملہ ہوا ہے تو اس کے بارے میں تاج محمد خان ترند صاحب، ارشد ایوب صاحب، محمود جان خان، میاں شرافت علی جوائنٹ ریزولیشن موو کرتے ہیں، Rule تو Relaxed ہے Already، تو تاج محمد ترند صاحب!

<u>Mr. Taj Muhammad Khan Tarand</u>: Thank you, Mr. Speaker Sahib. Mr. Speaker! Rule 124 may be suspended under-----

<u>جناب سپیکر</u>: Rule suspended ہے Already۔

<u>جناب تاج محمد خان ترند</u>: جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: Rule suspended ہے۔

<u>جناب تاج محمد خان ترند</u>: Suspend ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

قرارداد

(نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ میں مسجد میں مسلمانوں پر دہشتگردانہ حملہ)

<u>جناب تاج محمد خان ترند</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی آج نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ کی ایک مسجد میں مسلمانوں پر دہشتگردی کے حملے کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور وہاں پر شہید کئے گئے مسلمانوں کے خاندانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس واقعے کی بین

الاقوامی سطح پر بھرپور مذمت کرے۔اس واقعے سے یہ بات ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان دہشتگرد نہیں ہیں، بلکہ ہر جگہ مسلمانوں کو دہشتگردی کا نشانہ بنایا جاتا ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتی ہوں۔ نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ کی مسجد میں مسلمانوں پر جس بے دردی سے حملہ ہوا ہے تو اس پہ ہم اپوزیشن کی طرف سے بھی ممبرز بات کرنا چاہتے ہیں تو برائے مہربانی ہمیں بھی تھوڑا سا ٹائم دے دیں تاکہ ہم اس پر بات کر سکیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کون بات کرتا ہے اپوزیشن سے؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں بات کرنا چاہتی ہوں اس پر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، آپ کرلیں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! یہی بات ہوتی ہے کہ جب ہم آپ سے پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں تو چونکہ یہ بہت اہم حملہ تھا اور اس وقت میں آپ سے بات بھی کرنا چاہتی تھی جناب سپیکر صاحب! ریزولیوشن تو Unanimously پاس ہو جائے گی لیکن جناب سپیکر صاحب! ہم ان ممالک کو بھی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جب ان کا کوئی بندہ تین سو نمازیوں کو مسجد میں شہید کرتا ہے تو اس کو وہ یہ کیا کہیں گے؟ ایڈوانس میں میں بتا دیتی ہوں کہ یہ پاگل تھا، اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا لیکن اگر یہی حرکت کوئی مسلمان کرے یا کوئی ایسا دہشتگرد کرے تو اس کی Country پر بھی Ban لگ جاتا ہے، ان پہ تو Sanctions بھی لگ جاتی ہیں لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو بھی پاگل تھا، جو بھی ذہنی مرض کا شکار تھا، ہم اس واقعے کی شدید مذمت کرتے ہیں اور ہم ان ممالک کو بھی جو اپنے آپ کو بہت ترقی یافتہ بتاتے ہیں کہ یہ دہشتگردی صرف پاکستان کا مسئلہ نہیں ہے، یہ تمام ملکوں کا مسئلہ ہے اور تمام ممالک میں انتہاء پسند پائے جاتے ہیں، چاہے وہ کسی بھی نسل سے ہوں، چاہے وہ کسی بھی مذہب سے ہوں، یہ مذہب کا نام لگا کے ہمارے اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے جس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہم لوگوں نے اس قرارداد کو پاس تو کرنا ہی ہے، تھینک یو جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

کنڈی صاحب! آپ نے۔۔۔۔

ایک رکن: جس ایشو پہ بات ہو رہی تھی تو اس پر ممبر کو موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: کرتے ہیں ساتھ ساتھ، بابک صاحب کو میں نے ٹائم دینا ہے۔ کنڈی صاحب! آپ بات کر لیں، ان کی ایک اور بات ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں، ابھی نمبر بابک صاحب کا ہے۔ جی کنڈی صاحب، مائیک کھولیں جی کنڈی صاحب کا۔

صوبے میں شوگر کین کے لئے مقرر کردہ سرکاری نرخ کا عدم نفاذ

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! پہلے بھی وقتاً فوقتاً Calling attention notice کے تھرو بھی میں آپ کے سامنے گوش گزار چکا ہوں، جس طرح سب کو پتہ ہے کہ پاکستان ایک زرعی معیشت ہے اور اس زرعی معیشت میں شوگر کا جو Role ہے کیونکہ پاکستان ان Top ten Countries میں ہے جو شوگر ایکسپورٹ کرتا ہے اور شوگر کی بنیاد شوگر کین کا وہ Growers اور زمیندار ہیں جو اپنی فصل کو اپنی اولاد کی طرح پالتا ہے اور اس کا خیال رکھتا ہے لیکن آج جو حکومت وقت ہے، اس نے جو شوگر کین کا ریٹ مقرر کیا ہے، باقاعدہ نوٹیفیکیشن ہوا ہے، وہ 180 روپے فی من ہے لیکن آج جو زیادتی ہو رہی ہے ہمارے زمیندار کے ساتھ، ہمارے کسان کے ساتھ، آج ان کو 180 کی جگہ پہ سرمایہ دار، کارخانہ دار 173 روپے دے رہے ہیں اور اگر یہ حساب کیا جائے صرف میرے ضلع میں تو یہ سات روپے کا فرق کا اگر حساب کیا جائے، ایک مل کم و بیش ڈھائی لاکھ من گنا کرش کرتی ہے، چار ملیں ہیں، اگر اس کا حساب کیا جائے تو ایک دن میں ایک کروڑ کی ڈکیتی ریاست مدینہ میں ہو رہی ہے لیکن حکومت کو فکر نہیں ہے اور میری گزارش یہ ہے کہ جو لوگ یہ نعرہ لے کر آئے تھے کہ 'نیا پاکستان' دیں گے، آئیے آپ دیکھ لیں، معیشت کی حالت دیکھ لیں، افراط زر کو دیکھ لیں، آج لوگ نئے پاکستان کے جواب میں مہنگے پاکستان کا نعرہ لگا چکے ہیں اور وہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ جو مہنگائی چڑھ رہی ہے اور زمیندار کو جو پرائس ہے، وہ نہیں دی جا رہی جو گورنمنٹ نے مقرر کی ہے۔ خدارا ان ایوانوں میں بیٹھنے کا لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ بھئی آپ یہاں پہ بیٹھ کے کیا کر رہے ہیں؟ اگر حکومت وقت اپنے ہی آرڈر کو Implement نہیں کرا سکتی جناب سپیکر! تو ہم کدھر جائیں گے؟ ہم سے ہمارا جمہور پوچھتا ہے کہ ان جمہوری ایوانوں میں آپ کس لئے بیٹھے ہیں؟ خدارا میری گزارش ہو گی، انڈسٹری کے ایڈوائزر بھی بیٹھے ہیں، ہمارے بزرگ

لودھی صاحب بھی بیٹھے ہیں، تو خدارا اس پر ایکشن لیا جائے، حکومت اٹھے اور اپنے آرڈر کو Implement کرائے تاکہ ہمارے لوگوں کی، کسانوں کی، زمینداروں کی داد رسی ہو۔ جناب سپیکر! میری وقتاً فوقتاً یہ گزارش رہی ہے اور مجھے آج یقین ہے کہ لودھی صاحب آج جمعے کا دن ہے، اس بابرکت دن پہ کوئی بابرکت اعلان کریں گے یا کمیٹی کو ریفر کریں گے تاکہ یہ جو ہمارا دیرینہ مسئلہ ہے، یہ حل ہو، شکریہ۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Alhaaj Qalandar Khan Lodhi Sahib, respond please.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! کنڈی صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں بات کی ہے شوگر کین کی، یہ صحیح کہتے ہیں کہ گنے کا ریٹ 180 روپے ہے اور یہ کے پی کے کے لئے نہیں ہے، یہ پنجاب میں بھی ہے اور یہی ریٹ سندھ میں بھی ہے اور ہمارے صوبے کا، باقی صوبوں کا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں سبسڈی ملوں والے مانگتے ہیں کہ ہمیں سبسڈی دی جائے کہ ہم ایکسپورٹ کرنا چاہتے ہیں اپنی چینی کو، جبکہ میرے صوبے کی حالت یہ ہے کہ میری ضرورت ساڑھے آٹھ لاکھ ٹن ہے اور پانچ لاکھ ٹن ہماری پروڈکشن ہے، ہم کسی ٹیکنیکل وجوہات پر بھی ان کو ایکسپورٹ کی اجازت دے نہیں سکتے کہ ہم Deficit صوبہ ہیں، تو اس لئے ملز مالکان جب یہ ریٹ مقررہ ہوتا ہے، اس وقت Growers بھی ہوتے ہیں، جو میرا ڈائریکٹر ہوتا ہے فوڈ کا، وہ کمشنر ہوتا ہے اور ڈپٹی کمشنرز جو صوبے کے ہوتے ہیں، اس کے تحت ڈپٹی کمشنرز بھی ہوتے ہیں تو وہ بھی اس کو مانیٹر کرتے ہیں، جب یہ سب آتے ہیں، اس میں ملز مالکان بھی ہوتے ہیں، اس میں ایڈمنسٹریشن بھی ہوتی ہے، فوڈ کے لوگ بھی ہوتے ہیں، مرکز کا ریٹ ہوتا ہے تو سب کی Consensus سے اس کا ریٹ بنتا ہے۔ اس کے بعد پھر اس طرح ہوتا ہے جیسے انہوں نے ڈی آئی خان کی بات کی تو ڈی آئی خان میں یہ ایشو بنا کیونکہ میرے صوبے میں چھ ملیں ہیں جس میں مردان اور پشاور اور چار ڈی آئی خان میں ہیں، تو ڈی آئی خان میں ہی سب سے زیادہ ہماری پروڈکشن ہے تو وہاں کمشنر صاحب بھی بیٹھے ہیں، وہاں ڈی سی صاحب بھی بیٹھے ہیں، میرے محکمے کے لوگ بھی اور وہاں انہوں نے Consensus سے ایک ریٹ 173 روپے Growers کی مرضی سے کیا کہ Growers اس کو مانیں کہ ہم یہ لینا چاہتے ہیں، چونکہ پنجاب میں سوائے جہانگیر ترین کے کوئی 180 روپے ریٹ نہیں دیتا پورے پاکستان میں، اسی طرح 145 یا 150 روپے کا ریٹ اور 130 تک پنجاب میں ریٹ چلا لیکن اب جب انہوں نے سبسڈی دی تو سبسڈی کے بعد انہوں نے کچھ Bound کیا، شاید

اس دفعہ انہوں نے ریٹ پنجاب میں ٹھیک دیا، ہم انہیں یہ سبسڈی اگر دیتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ پچھلے چار پانچ سال کی سبسڈی دو، انہوں نے Monopoly بنائی ہوئی ہے، ملوں والوں نے، ہم ان کے خلاف بھی کر رہے ہیں، کل پرسوں دو دن پہلے جہانگیر ترین صاحب آئے تھے سی ایم ہاؤس میں، تو اس پر میں نے یہی بات کی تھی کہ میرا Grower ختم ہو جائے گا، آپ جو ریٹ مقرر کرتے ہیں، اس ریٹ کو پھر Implement نہیں کرتے، پھر یہ Negotiation بھی کر لیتے ہیں، Growers کی بھی مجبوری ہوتی ہے اس میں، تو ہم اس کو Takeup کر رہے ہیں، میں نے مرکز سے بھی بات کی ہے، آئندہ کے لئے ہم اس کو Ensure کریں گے کہ جو ریٹ مقرر ہو گا اسی ریٹ پر ان کو ان شاء اللہ پیسے ملیں گے۔ اس سے پہلے جو انہوں نے کیا ہے تو انہوں نے اپنے ساتھ Negotiation کی ہے Growers نے اور اس کے ساتھ دو ایم این ایز ان کے بیٹھے ہیں، ڈی آئی خان کے دو ایم این ایز بھی اس میں موجود تھے اور کمشنر بھی موجود تھا، اس لئے 173 روپے پر آیا، آئندہ کے لئے میں ان کو ایشورنس دیتا ہوں کہ جو بھی ریٹ مقرر ہو گا، 180 ہوتا ہے، اس سے زیادہ کم جو بھی ہو گا پورے پاکستان کا ریٹ تو وہ ان شاء اللہ ہم ان کو Ensure کراتے ہیں کہ ہم Growers کو وہی ریٹ دلائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Growers سے میری یہ ریکوسٹ ہے اور ان سے بھی اس ہاؤس کے توسط سے کہ جو لوگ اس میں Involved ہیں، یہ اپنی پروڈکشن زیادہ کریں، اس میں پروڈکشن جتنی زیادہ ہو گی اتنا ہی اس پہ Growers کو فائدہ ہو گا، اس میں ٹھیک ہے اخراجات بھی بڑھ جائیں گے، چونکہ میری میٹنگ ہو چکی ہے مرکزی سطح پر بھی، آئندہ کے لئے ہم ان شاء اللہ اس پر سختی رکھیں گے، جو ان کی اپنی Consensus سے بات ہوئی ہے، اس کو میرے خیال میں Repeat نہ کریں، آئندہ ان شاء اللہ آپ کو وہ ٹھیک کر کے دیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بحث اور طرف لے کر جائے گی اور اصل Topic رہ جائے گا۔ ذرا کنڈی صاحب سے ہم پوچھ لیں کہ آپ مطمئن ہو گئے جی ان کی بات سے؟

جناب احمد کنڈی: نہیں سر! یہ تو کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن تھا آپ کا، توجہ دلاؤ تھا وہ تو ہو گیا نا۔

جناب احمد کنڈی: جی جی، سٹینڈنگ کمیٹی کو اگر بھجوادیں تو ہم سب وہاں پہ جا کے سر! وہاں پہ مسئلہ حل ہو جائے گا، اگر یہ بھجوادیں، ان شاء اللہ Implement ہو جائے گا، لودھی صاحب دل بڑا کریں اور صرف

کمیٹی کو بھجوادیں تاکہ مولانا صاحب بھی وہاں پہ آجائیں گے، میں بھی آجاؤں گا، ہمارا یہ بڑا دیرینہ ایشو ہے جو وہاں پہ بیٹھ کے حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب!

جناب احمد کنڈی: لودھی صاحب دل بڑا کریں۔

وزیر خوراک: چلیں جی، مولانا صاحب بھی کھڑے ہو گئے ہیں اور کنڈی صاحب بھی Stress کر رہے ہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب بھی کہتے ہیں تو ٹھیک ہے بھیج دیں، اس کو ہم اس کمیٹی میں بھی دیکھ لیں گے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The matter, proposed by Ahmad Kundi Sahib, is referred to, I think Government agrees, is referred to the concerned Committee-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Right, is it the desire of the House that the matter may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the concerned Committee. Babak Sahib! On the topic, please.

بجلی و گیس کی لوڈ شیڈنگ اور اس کے بلوں میں اضافے پر بحث

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! یہ آج ایک انتہائی اہم موضوع پہ آپ نے مجھے موقع دیا اور اس سے پہلے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بڑی تفصیلاً اس پہ بحث کی۔ جناب سپیکر! میں اپنے Topic پہ بات کرنے سے پہلے ضرور آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ اپوزیشن کی یہ کوشش بھی ہوتی ہے اور یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ صوبے کے جتنے بھی مجموعی مسائل ہیں، ان پہ Threadbare discussion ہو لیکن بد قسمتی سے بار بار ہمارا آپ پہ اعتماد بھی ہے اور آپ سے توقعات بھی ہیں کہ آپ اس ہاؤس کو In the real sense, being Custodian of the House چلاؤ گے اور اب بھی ہماری یہ توقعات ہیں لیکن بد قسمتی سے ایجنڈا نامکمل ہوتا ہے، جب حکومتی بزنس ختم ہو جاتا ہے تو اجلاس Prorogue ہو جاتا ہے، مجبوراً پھر ہم نے Decide کیا کہ ہمارے پاس دوسرا راستہ نہیں ہے، جب بھی آپ اجلاس Prorogue کرو گے تو دوسرے دن ہم ریکوزیشن جمع کریں گے اور یہ جو قومی مسائل ہیں، علاقوں کے مسائل ہیں، اسی فلور پہ اٹھانے کے لئے ہم ریکوزیشن جمع کریں گے اور میں اپوزیشن لیڈر

صاحب کااور تمام ممبران کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ اپوزیشن کی ریکوزیشن پہ اجلاس بلایا گیااور آج اجلاس کا پہلا دن ہے اور انتہائی اہم موضوع ہے۔ جناب سپیکر! جو ہمارا صوبہ ہے پختونخوا، اس کو اگر دیکھا جائے تو یہ بجلی کا پیداواری صوبہ ہے، گیس کا پیداواری صوبہ ہے، تیل کا پیداواری صوبہ ہے، Raw material یہاں پہ، سستا لیبر یہاں پہ، ماشاء اللہ بہترین موسم یہاں پہ موجود ہیں لیکن جب ہم مسائل کو دیکھتے ہیں تو جناب سپیکر! افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم بہت سارے مسائل سے دوچار ہیں اور بہت سارے مسائل کا ہمیں سامنا ہے۔ جناب سپیکر! چار ہزار پلس میگاواٹ بجلی ہمارا صوبہ پیدا کرتا ہے پانی سے، سستی بجلی اور بڑے آسان طریقے سے اور جناب سپیکر! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ساری دنیا میں سستی بجلی پانی سے پیدا ہوتی ہے۔ ہماری جو Consumption ہے، Approximately وہ بارہ سو سے لے کر پندرہ سو میگا واٹ ہماری Consumption ہے۔ جناب سپیکر! مہنگی ترین بجلی جو ہماری Per unit ہے، وہ چار روپے ہے، ساڑھے چار روپے، ہم پچاسی پیسے میں بھی ایک یونٹ بجلی پیداواری صوبہ ہے جناب سپیکر! لیکن جس طرح مجھ سے پہلے ذکر ہوا کہ یہاں پہ لوڈ شیڈنگ، یہاں پہ کم وولٹیج، مہنگی ترین بجلی اور جب سے تو ماشاء اللہ ماشاء اللہ نئی حکومت وجود میں آئی ہے، دو دفعہ بجلی کے نرخوں میں اضافہ کیا ہے جناب سپیکر! دو دفعہ اور یہ نہیں دیکھا جا رہا کہ جس صوبے کی پیداوار سب سے زیادہ ہے، اس کے ساتھ ذرا انصاف کیا جائے۔ جناب سپیکر! جس طرح پہلے ذکر ہوا کہ مہنگائی کے ایک دلدل میں لوگ پھنس گئے ہیں اور یہ ایک عجیب منطق ہے جناب سپیکر! یہاں پہ عوام جو ہیں، وہ جب ٹرانسفارمرز خراب ہوتے ہیں تو چندوں سے مرمت کرتے ہیں، جناب سپیکر! جب ہم نے میٹر لگانا ہوتا ہے تو ہم پیسے جمع کرتے ہیں تو میٹر لگاتے ہیں۔ جناب سپیکر! جب نئی کنکشن کی بات آتی ہے، بجلی کا جو Pole لگتا ہے تو اس کے لئے پیسے جمع کرنا پڑیں گے، جناب سپیکر! جب ہم شفٹنگ کرتے ہیں، بجلی Wires کو جب ہم شفٹ کرتے ہیں، اس کے لئے ہم نے جانا ہوتا ہے اور پیسے جمع کرتے ہیں اور شفٹنگ کرتے ہیں جناب سپیکر! یعنی یہ بہت بڑی زیادتی ہے، لوڈ شیڈنگ کو آپ دیکھ لیں، کم وولٹیج کو آپ دیکھیں، مہنگی ترین بجلی کو آپ دیکھیں اور جب ہم آئین پاکستان کے آرٹیکل 157، خوشدل خان! And 158 جی جی بجلی اور گیس، جناب سپیکر! المیہ ہمارے ملک کا یہی ہے کہ ماورائے آئین اقدامات ہو رہے ہیں، آئین نے ہمیں تحفظ دیا ہے، اسی صوبے کو، کسی بھی صوبے کو کہ جہاں پہ بجلی اور گیس کی پیداوار ہو لیکن یہاں پہ عملدرآمد نہیں ہو رہا اور جب سے یہ نئی حکومت آئی ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ مرکز میں بھی ان کی حکومت ہے، صوبے میں بھی ان کی حکومت ہے، 45 ارب

روپے ابھی رہتے ہیں45ارب روپے اور وہ بھی آ کے 75ارب روپے آپ کے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کس طرح Agreement ہوا؟ یہ بھی بڑی زیادتی ہے، یہ جو اے جی این قاضی کا فارمولا بنتا ہے، ابھی تو 128 ارب روپے کا حساب کتاب ہمارا ادھر رہتا ہے جناب سپیکر! یہ بھی ہم پوچھنا چاہتے ہیں اسی حکومت سے کہ 75ارب روپے ابھی آپ لوگوں نے کس طرح ان کے ساتھ Commit کیا، انہوں نے کس طرح Commit کیا؟ اب آٹھ مہینے ہو گئے، ہم بھی سمجھتے ہیں کہ Financial crises ہیں، وجوہات کا توان کو پتہ ہو گا، اسی صوبے میں پچھلی پانچ سالہ حکومت توان لوگوں کی تھی، ان کو پتہ ہو گا، شکر الحمد للہ کوئی انسانی آفت نہیں آئی، کوئی آسمانی آفت نہیں آئی، شکر الحمد للہ Militancy اسی طرح نہیں ہے، پھر کیا وجوہات ہیں کہ اتنے بڑے مالی خسارے سے ہم دوچار ہیں؟ روزانہ کی بنیاد پہ جناب سپیکر! لوگوں کا چمڑا اتارا جارہاہے۔ جناب سپیکر! یہ آپ دیکھیں ہندوستان پاکستان کی کشیدگی کی صورتحال سامنے آئی، ساری قوم کی نظریں ہندوستان پاکستان کی کشیدہ صورتحال کے اوپر تھیں، ادھر سے ان لوگوں نے پٹرولیم مصنوعات میں اضافہ کر دیا، اب یہ کونسا طریقہ ہے، اب یہ کیا طریقہ ہے؟ جناب سپیکر! ہم تب مانیں گے تب، خود لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تبدیلی سرکار ہے، تبدیلی کی حکومت ہے، ساتھ ساتھ ان لوگوں نے الیکشن میں تو یہ نعرہ نہیں تھا، ابھی نیا نعرہ جو Introduce کرایا ہے کہ یہ 'ریاست مدینہ' ہے، 'ریاست مدینہ' ہے، جناب سپیکر! ریاست مدینہ میں یہ انصاف، یہ پختونخوا کا جو صوبہ ہے پچاسی پیسے Per unit بجلی پیدا کرتا ہے، ساڑھے چار روپے آپ پیپر اٹھائیں، آپ جائیں ملاکنڈ تھری کو، ملاکنڈ تھری کے کتنے اخراجات ہیں؟ ہاں تربیلا کا ہے ساڑھے چار روپے میں لیکن آپ ساڑھے اٹھارہ روپے Per unit دے رہے ہیں لیکن اس سے بہت زیادہ افسوسناک واقعہ جناب سپیکر! اور زیادتی یہ ہے کہ وزیراعظم صاحب کہہ رہے ہیں، مرکزی حکومت کہہ رہی ہے کہ لوگ ٹیکس نہیں دے رہے ٹیکس، میں بتا رہا ہوں کہ لوگ کتنے ٹیکس دے رہے ہیں، جناب سپیکر! ہر ایک Consumer، ہر ایک صارف جس کے گھر میں، جس کے حجرے میں، جس کی دکان میں، جس کے کارخانے میں جدھر بھی ایک میٹر لگا ہوا ہے تو جو یونٹ وہ خرچ کرتے ہیں، اس سے اضافی آٹھ ٹیکسز دے رہے ہیں Eight, eight، میں ایک ایک کر کے سناتا ہوں، ایک ایک۔ جناب سپیکر! بجلی ڈیوٹی، یہ ہر بل میں آتا ہے اور یہ تین سو پچانوے روپے ہیں، یہ ہر ایک Consumer دے رہا ہے اور کروڑوں Consumers ہیں۔ جناب سپیکر! جنرل سیلز ٹیکس، نیلم جہلم سرچارج، اب یہ نہیں معلوم کہ یہ نیلم جہلم سرچارج کیا بلا ہے؟ منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے تو بتادیں گے۔ ٹی وی فیس،

ٹیلی ویژن فیس ہر بل میں آتا ہے، قرضہ سر چارج جناب سپیکر! 663روپے ہر بل میں آتا ہے، جو قرضے ہم لے رہے ہیں، اندرونی لے رہے ہیں کہ بیرونی لے رہے ہیں جناب سپیکر! Fuel price surcharge، پٹرولیم کی جو مصنوعات اوپر جاتی ہیں، ایک تو وہ ایٹم بم یاڈرون گراتے ہیں عوام پہ، اوپر سے یہ بھی ایک ٹیکس ہے، میٹر کا کرایہ ہے جناب سپیکر! Common sense کی بات ہے کہ ایک Consumer کو ریاست میٹر فروخت کرتی ہے، پھر ہر مہینہ اس سے میٹر کا کرایہ چارج کرتی ہے جناب سپیکر! اور پھر کرایہ سروس، میرے خیال میں اگر یہ آٹھ نکات منسٹر صاحب نے لکھے ہوں، اگرچہ یہ Related to Federal ہیں لیکن ہم سب متاثرین ہیں، ہم سب متاثرین ہیں۔ جناب سپیکر! اب یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ ہر Consumer ایک Different fees کہیں، ٹیکسز کہیں، Fine کہیں، جرمانہ کہیں، جو بھی آپ اس کو کہیں، آٹھ مختلف قسم کے ٹیکسز ہم دے رہے ہیں اور میرے خیال میں آپ سب اپنے اپنے گھر کے بل اٹھائیں تو یہ ہم جو، کیا بولتے ہیں اس کو، جو خرچہ ہم کرتے ہیں یونٹ کی بنیاد پہ، یہ ساری چیزیں اس سے ہٹ کے ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جب ہم بات کرتے ہیں تو ہم پہ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ تو کسی اور کے کہنے پہ یہ باتیں کرتے ہیں لیکن صوبائی حکومت کو یہ مسئلہ اٹھانا چاہیئے، درانی صاحب یہاں پہ بیٹھے ہیں، یہ جب چیف منسٹر تھے، ان کی حکومت میں ایک سو دس بلین کی بات ہو گئی، ہماری حکومت میں، میں کریڈٹ دوں گا Definitely open اسی فورم پہ، لوگ زرداری صاحب کو کیا کچھ نہیں کہتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے بنانے کے بعد، اس ملک کے بنانے کے مشران، جناح صاحب اور دیگر جو ہمارے آزادی کے قائدین تھے، جو رہنما تھے، ان کے بعد اگر چھوٹے صوبوں کو حقوق دیئے ہیں Specially پختونخوا کو تو وہ زرداری صاحب ہیں اور میں Laud کرتا ہوں اور میں اس کو Appreciate کرتا ہوں، (تالیاں) لوگوں کو ماننا چاہیئے جناب سپیکر! لوگوں کو ماننا چاہیئے کہ صوبائی خود مختاری دینا، جناب سپیکر! صوبے کو نام دینا، جناب سپیکر! بجلی کا جتنا خالص منافع تھا، وہ Intime دینا، Militancy تھی، قدرتی آفات آئیں، جناب سپیکر! ریکارڈ پہ موجود ہیں، یہاں فنانس منسٹر نہیں ہے، صرف ایک Militancy سے Seventeen billion کے اضافی اخراجات ہمارے صوبے کو برداشت کرنا پڑے جناب سپیکر۔ این ایف سی ایوارڈ کو آپ جناب سپیکر! دیکھیں، ابھی پینڈنگ ہے، نواں این ایف سی ایوارڈ، یہ آئینی تقاضا ہے، اب یہ جب ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمیں معلوم ہیں تو لوگ ہمارے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہے۔ جناب سپیکر! اب ان کو ماننا چاہیئے، مرکز میں ان کی حکومت ہے اور کہتے ہیں کہ

ٹورازم کو فروغ دیں گے، انسانوں پہ پیسہ لگائیں گے، پختونخوا کے لوگ انسان نہیں ہیں؟ پینتالیس ارب روپے ہمارے صرف بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات ہیں، یہ تو ہمارا اپنا حق ہے۔ ابھی جو اے جی این قاضی فارمولہ کی Calculation اور Statistics سامنے آئے ہیں، اس کے لئے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اسی صوبائی حکومت میں Political will ہو تو اپنی مرکزی حکومت کے خلاف یہ کورٹ میں جائیں گے، کورٹ میں جائیں گے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جس طرح مجھ سے پہلے ذکر ہوا وزیر اعلیٰ صاحب کا، کیا بیماری ہے اس کو، وہ ہاؤس میں کیوں نہیں آتے؟ آیا اسی ہاؤس کے بزنس پہ، ہاں چیف ایگزیکٹیو ہے، اس کے مصروفیات ہیں لیکن یہ کیا بات ہوئی کہ جب سے وہ چیف منسٹر بنے ہیں، وہ ادھر آتے بھی نہیں ہیں، پھر ہمیں جواب ملے گا کہ یہ Collective responsibility ہے، اب یہ کیا بات ہوئی جناب سپیکر؟ جناب سپیکر! ان کو اپنے وزیر اعلیٰ کو ادھر لانا چاہیئے، وہ تو صوبے کا چیف ایگزیکیٹو ہے، ان کو سننا چاہیئے، ان کو جواب دینا چاہیئے، وہ Commitment کرتا ہے پھر مکر جاتا ہے، وہ قوم کو بتائیں کہ اس کے پاس اختیار نہیں ہے یا وہ Face نہیں کر سکتا؟ وہ آسمان سے اترا ہے، وہ ادھر کیوں نہیں آ رہا ہے؟ (مداخلت) وہ آج باجوڑ گئے ہیں، ہمیں امید ہے ان شاء اللہ کہ کل پرسوں وہ یہاں پر تشریف لے آئیں۔ (مداخلت) میں نے پہلے کہا جناب ضیاء اللہ صاحب! کہ اس کی مصروفیت ہے، میں نے پہلے کہا کہ وہ چیف ایگزیکٹیو ہے، ان کی مصروفیات ہیں لیکن انہوں نے روٹین بنائی ہوئی ہے، ادھر آتے نہیں ہیں جناب سپیکر! ان کو آنا چاہیئے، یہ ایک ایسا مسئلہ ہے، یہ صوبے کا مسئلہ ہے۔ چیف منسٹر صاحب کے پاس سترہ محکمے ہیں سترہ، اس نے سترہ محکمے اپنے پاس رکھے ہیں تو پھر کیبنٹ کی کیا ضرورت تھی، سترہ محکمے اس نے اپنے پاس کیوں رکھے ہوئے ہیں، یہ کوئی مارشل لاء ہے یا اس کو اعتماد نہیں ہے ان پچاسی ممبران پہ، اسی ہاؤس میں پچاسی ممبران ہیں پی ٹی آئی کے، ایک بندہ، ایک بندہ، آیا اس کا اتنا Potential ہے یا وہ اتنا Capable ہے کہ وہ سترہ محکمے رکھتا ہے جناب سپیکر؟ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ یہ صوبے کا ایک مسئلہ ہے، یہ صوبے کا ایک مسئلہ ہے، صوبے کے مسئلے پر سنجیدگی نظر تو نہیں آ رہی ہے لیکن ان کو سنجیدہ ہونا پڑے گا۔ جناب سپیکر! کوئی منسٹر نہیں ہے، آج تو بجلی اور گیس کی بات تھی، یہ جو قانون کا محترم منسٹر صاحب ہے Polite، Decent، Regular، Very efficient اور Appreciate کرتا ہوں میں اس کو (تالیاں) یا اس طرح ہو جائے کہ اس کو چیف منسٹر بنائیں (قہقہے اور تالیاں)

پھر بھی، ہاں میں Appreciate کرتا ہوں، جو قابل داد بات ہوتی ہے، وہ ہم داد دیں گے جناب سپیکر! ابتداء دن سے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر، پلیز۔

جناب سردار حسین: پتہ نہیں جناب سپیکر! پتہ نہیں میرا یہ مشورہ ان لوگوں کو کیوں برا لگا؟ تو جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اس طرح ہے کہ یہ ہمیں اٹھانا چاہیئے۔ پرویز خٹک صاحب جب وزیر اعلیٰ تھے، نواز شریف صاحب وزیر اعظم تھے، Collectively ہم تمام پارلیمانی لیڈرز اسلام آباد گئے، خواجہ آصف صاحب کے ساتھ ہم بیٹھے تھے، انہوں نے نواز شریف صاحب کی حکومت میں جتنے بھی ہمارے مسائل تھے، کمیٹی بنائی اور ہم وہاں پر بیٹھے، وہاں مسائل تھے، مرحلہ وار جو پیسے تھے، صوبے کو وہ دینے لگے۔ تو میرے خیال میں جناب سپیکر! میں یہی مشورہ دوں گا کہ حکومت کو فراخدلی کا مظاہرہ کرنا ہوگا، یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ دیکھیں، یہاں پر جناب سپیکر! آپ گیس دیکھیں، گیس کا ہمارا صوبہ پیداواری صوبہ ہے، گیس ہماری پیداوار ہے لیکن یہاں پہ ہم بلین ٹری سونامی پہ جناب سپیکر! اربوں روپے لگا رہے ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب بھی یہاں پہ Notes لے رہے ہیں، دو ارب روپے آپ کے HDF کا، ہائیڈل ڈیویلپمنٹ جو فنڈ ہے آپ کا، دو ارب روپیہ آپ لوگوں نے بلین ٹری سونامی میں لگایا ہے جناب سپیکر! تو یہ زیادتی ہے، یہ بتائیں کہ جو بجلی کے خالص منافع کے پیسے ہیں، وہ تو بجلی کے پیداواری منصوبوں کے لئے ہیں، آپ نے وہاں پہ لاچیاں لگائیں، ادھر الابلا یہاں پہ لگایا، اگر آپ ایک ضلع کو گیس دے دیں، آیا اسی ضلع میں آپ کو پودے لگانے پہ اربوں روپے لگانا پڑیں گے؟ جناب سپیکر! نہیں یہ پلاننگ کی بات ہے، اسی حکومت کو میرے کہنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ سنجیدگی کا مظاہرہ کریں، میں Topic سے ادھر نہیں جارہا لیکن بی آر ٹی کی آپ حشر دیکھیں جناب سپیکر! یہ پلاننگ نہیں کر رہے ہیں، مشاورت نہیں کر رہے ہیں، یہ Processing نہیں کر رہے ہیں، سٹینڈنگ کمیٹیوں کو چیزیں لانی چاہئیں جناب سپیکر! اسمبلی کو لانے چاہئیں، سٹیک ہولڈرز کو اوپن کرنا چاہیئے، اس لئے کہ یہ قومی وسائل ہیں تاکہ اس کا ضیاع جناب سپیکر! نہ ہو اور مجھے امید ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت جو ہے ہم ان کا ساتھ دیں گے۔ ابھی جو بجلی کی قیمتوں میں بار بار اضافہ کر رہے ہیں، مرکزی حکومت کو اس سے گریز کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! Over-billing کو آپ دیکھیں، اس کا ذکر ہوا، Over-billing کو آپ دیکھیں، ہر ایک Consumer کا ایک ایک لاکھ

روپے کا بل آتا ہے، وہ پیسکو آفس لے جاتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ RO کے آفس لے جاؤ اور جناب سپیکر! جب مہینہ آ جاتا ہے تو دوبارہ Reflect ہوتی ہے وہ اماؤنٹ، جناب سپیکر! ورکشاپس کی یہاں پہ کمی ہے، Transmission lines کو آپ دیکھیں، جناب سپیکر! ELR کی بات ہو گئی، جناب سپیکر! Chain of augmentation کی بات یہاں پہ ہو گئی، جناب سپیکر! M&R کا پیسہ کدھر ہے؟ جو Transmission lines ہیں، وہ بوسیدہ ہیں، جو Line losses ہیں، روزانہ کی بنیاد پہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے جناب سپیکر! تو ہمیں امید ہے کہ ہماری Critical view کو حکومت اچھی طرح سے لے گی اور ان شاء اللہ یہ جو مسائل ہیں، ہم یقین دلاتے ہیں کہ یہ صوبے کے قومی مسائل ہیں، اجتماعی مسائل ہیں، جہاں تک ہو سکے ان شاء اللہ اپوزیشن آپ کا ساتھ دے گی اور ساتھ ساتھ جناب سپیکر! آپ نے کئی دفعہ رولنگ دی ہے کئی دفعہ، فنانس منسٹر یہاں پہ نہیں ہے، پھر جواب آئے گا کہ Collective responsibility ہے جناب سپیکر! سینیئر منسٹر یہاں پہ موجود نہیں ہوتے اور جس منسٹر کا یہاں پہ بزنس ہوتا ہے، وہ یہاں موجود نہیں ہوتا جناب سپیکر! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے، جناب سپیکر! ہم بڑا گزارہ کرتے ہیں، مجبوراً ہمیں پچھلے اجلاس میں ادھر آنا پڑا جناب سپیکر! مجبوراً ہم ادھر آنے پہ خوش نہیں تھے، ہم خفا تھے، دوبارہ بھی اگر یہ موقع ملتا ہے تو ہم خفا ہوں گے لیکن ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہو گا جناب سپیکر! ہر ایک مسئلے پہ ان لوگوں کی جو غیر سنجیدگی ہے، میں یہ بھی بتاؤں جناب سپیکر! کہ یہ جو وزراء ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حکومت ان کی جاگیر ہے، یہ تو ان کی جاگیر نہیں ہے، یہ تو پبلک پراپرٹی ہے، یہ پبلک پراپرٹی ہے جناب سپیکر! (مداخلت) یہ ایجنڈے کی بات ہے، یہ ایجنڈے کی بات ہے اور جو حقیقت ہے وہ پھر ان کو بری لگتی ہے، حالانکہ کریم خان وہ منسٹر ہیں، کوئی اپوزیشن کا بندہ ان سے رابطہ کرتا ہے تو وہ ان کے ساتھ رابطہ کرتا ہے، ایسے ایسے وزراء ہیں جو اپنی وزارتوں کو یا اس حکومتی حصے کو اپنا جاگیر سمجھتے ہیں جناب سپیکر، تو میں مشورہ دیتا ہوں جناب سپیکر! کہ یہ ہمارے ساتھی ہیں، یہ نئے ہیں، جو سینیئر لوگ ہیں، ان کے بال تو سفید ہو گئے ہیں، یہ تو سینیئر بندہ ہے، اس کو لینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جو باقی لوگ ہیں، ان کو سکول میں داخل کریں تاکہ ان کی تربیت ہو جائے جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب!

(شور)

جناب سپیکر: کرتے ہیں، ایک آدھ ادھر سے، دو تین ادھر سے، وہ بھی اسی Topic پہ بول رہے ہیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: میں عرض کر لوں خیر ہے، چونکہ بہت سارے سوالات اٹھائے گئے ہیں اور ہماری بھی خواہش ہے کہ جو ہمارے Relevant Ministers ہوں گے، جو جو آپ نے کوئسچنز اٹھائے ہیں، اللہ کے فضل سے سارے تیار ہیں سر، جی میں بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: ہم آپ کو ساتھ ساتھ جواب دیتے رہیں گے۔ سر! ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اصل میں جب Conclude ہو گا نا تو پھر گورنمنٹ کا بندہ جواب دے گا لیکن یہ تو بحث میں حصہ لے رہے ہیں۔

وزیر اطلاعات: یہ میں بحث میں حصہ لے رہا ہوں جی، میں آپ کو جواب۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سارا جواب نہیں دے رہے، یہ اپنا نقطہ نظر بیان کریں گے، Conclude تو بعد میں ہو گا۔

وزیر اطلاعات: بہت شکریہ، اصل میں ہماری خواہش ہے کہ آپ نے جتنے بھی سوالات اٹھائے ہیں، بڑے زبردست آپ نے کوئسچنز اٹھائے ہیں اور ہم بھی چاہتے ہیں اور عوام بھی چاہتے ہیں کہ ان کا جواب ملے۔ ہمارے وزراء صاحبان نے تیاری کی ہے، جو جو Relevant آپ نے سوالات اٹھائے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ان کے جواب ملے آپ کو، میں صرف اتنا عرض کروں گا جناب سپیکر! کہ میرے دوست بابک صاحب نے بار بار یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ اس حکومت نے کیا کیا ہے اور ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے اس حکومت نے کچھ کیا ہی نہیں، تو یہ میں صرف عرض کروں کہ یہ جو "خپلہ خاورہ خپل اختیار"، یہ دو تین دفعہ تو میرے خیال سے موقع مل چکا ہے اور وفاق میں بھی مطلب ہے ایک شریک کار رہے ہیں لیکن میں اس پہ نہیں جانا چاہتا، میں صرف ایک دو تین چیزیں اٹھانا چاہتا ہوں کہ جیسے انہوں نے کہا کہ یہاں بجلی بیس پیسے کی پیدا ہوتی ہے یا ایک روپے کی پیدا ہوتی ہے اور ہم جو ہیں نا مہنگا خریدتے ہیں، تو صرف چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ پوچھنا لازمی اور عوام بھی اس کو پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا یہ معاہدہ ہم نے کیا تھا،

ہمارے دور میں یہ ہوا کہ جی پچاس پیسے کی بجلی پیدا ہو گی اور وہ پھر آپ نے واپس ہمیں چودہ روپے کی دینی ہے؟ اس پہ کتنی حکومتیں گزریں، سارے یہاں پر بیٹھے ہیں، درانی صاحب ہمارے بڑے محترم ہیں، یہ وزیر اعلیٰ رہے ہیں، بہتر تو یہ بتا سکتے ہیں نا کہ یہ بجلی ہم سستی بنا کے دیتے ہیں تو مہنگی کیوں خریدتے ہیں؟ یہ تو اس پہ میرا خیال ہے سب کو پتہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ملک ہو ہمارا اور اس پہ ایک اکائی کے طور پہ ہم اپنا شیئر ڈالنا چاہتے ہیں اس گورنمنٹ کا پورے پاکستان میں کہ بے شک ہم بنا رہے ہیں لیکن ہم آپ کے ساتھ ہیں، اگر کراچی کو پندرہ روپے کی بجلی مل رہی ہے تو ہمیں بھی ملے، یہ قربانی دے رہا ہے خیبر پختونخوا لیکن یہ معاہدہ ہم نے نہیں کیا ہے اور دوسرا یہ کہ انہوں نے جو بات کی کہ جی بجلی مہنگی ہو رہی ہے، گیس مہنگی ہو رہی ہے تو میں سر! تھوڑا سا عرض کروں جناب سپیکر! کہ جو تیس ہزار ارب کا قرضہ اس ملک پہ چھوڑا گیا ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ -----

(شور)

<u>وزیر اطلاعات</u>: آپ سنیں نا، سنیں نا، میں نے آپ کا نام نہیں لیا ہے-----

(شور)

<u>Mr. Speaker</u>: No cross talks, please. No cross talks, please.

<u>وزیر اطلاعات</u>: میں نے بالکل آپ کا نام نہیں لیا ہے، میں نے کسی کا نام نہیں لیا ہے، میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ جناب سپیکر! ہماری خواہش ہے، ہماری خواہش ہے کہ ہم بجلی سستی کریں لیکن یہ جو ساڑھے بارہ سو ارب کا خسارہ چھوڑا ہے، یہ کس نے چھوڑا ہے؟ پہلے یہ ساڑھے بارہ سو ارب کا خسارہ ختم کرنا ہے، پھر گیس ہماری خواہش ہے کہ ہم سستی کریں، ایک سو چون ارب کا خسارہ اس میں چھوڑا گیا ہے، تو جناب سپیکر! پانچ چھ مہینوں میں ہم نے کوشش کی ہے (تالیاں) کہ پہلے خساروں کو تو پورا کریں؟ یہ جو تیس ہزار ارب کا قرضہ چھوڑ کر گئے ہیں، ابھی جو باہر بیٹھ کر کوئی بیماری کا بہانہ، کوئی کیا کہہ رہا ہے، کوئی کیا کہہ رہا ہے، تو تیس ہزار ارب میں تو کوئی نہ کوئی فیصلہ ہو جائے نا کہ یہ دینے ہیں یا نہیں دینے ہیں؟ اگر دینے ہیں جناب سپیکر! تو پوری قوم نے قربانی دینی ہے، یہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کہیں کہ جی آسمان سے تارے توڑ کر لاتے ہیں اور آپ کے حوالے کر دیں گے؟ دوسرا جناب سپیکر! ماضی میں کیا سیاست ہوتی رہی ہے، جناب سپیکر! جب بھی آپ الیکشن کے دنوں میں دیکھیں، یہ جو پیسکو ہوتا تھا یا واپڈا ہوتا تھا، اس کو لوگوں نے اپنی جاگیر بنایا ہوتا تھا، آپ دیکھیں کہ پیسکو کے پاس ٹرانسفارمرز نہیں ہوتے تھے لیکن آپ کسی Individual کے گھروں میں، حجروں میں جاتے تو وہاں سینکڑوں ٹرانسفارمرز پڑے ہوتے تھے تو یہ

سیاست اب تو نہیں ہو رہی ہے نا، ابھی آپ نے پہلے بھی کہہ دیا کہ پیسکو چیف کو آنا چاہیئے اور ان شاء اللہ ہم بلائیں گے، ہم آپ کے ساتھ بٹھائیں گے، ہمارا کوئی ایم پی اے، منسٹر ایسا نہیں ہے جس نے اپنے گھر میں ٹرانسفارمرز رکھے ہوں، اگر ہوں گے تو Payment کر کے لیں گے، یہ نہیں کہ کسی یا آپ کے ساتھ زیادتی ہو گی اور ان شاء اللہ آپ کو Accommodate کریں گے، فکر نہ کریں۔ دوسری بات جناب سپیکر! بابک صاحب نے کہا، بابک صاحب میرے بہت ہی محترم ہیں، چونکہ میرے کلاس فیلو بھی ہیں، بھائی ہیں، یہ اکثر کہتے ہیں اور آج پھر انہوں نے کہا، ایک چیز تو یہ بھول گئے، انہوں تبدیلی سرکار کا نام نہیں لیا آج، یہ شاید بھول گئے لیکن میں یہ عرض کروں کہ جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں، اور ہمیں اعتراض بھی نہیں ہے کہ ہمیں نام ملا ہے خیبر پختونخوا کا، ہمیں خوشی ہے اور یہ ہمیشہ اس کا کریڈٹ لینا چاہتے ہیں، بے شک لے لیں، جس نے کیا ہے، وہ بھی لے لیں لیکن میں اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس نام سے پختونوں کی کتنی تقدیر بدلی ہے، ذرا اس پر بھی بحث ہو جائے کہ آپ ہمیشہ کہتے ہیں کہ پختونوں کے لئے کچھ نہیں کیا، تو پختونوں کے لئے یہ پہلی دفعہ ہے جو پی ٹی آئی کو دوبارہ ووٹ ملا ہے، کیوں ملا ہے؟ (مداخلت) یہ اس لئے ملا ہے، یہ اس لئے ملا ہے کہ لوگوں نے کارکردگی دیکھی ہے، یہ جو پختون قوم ہے جناب سپیکر! جو خیبر پختونخوا کے عوام ہیں، چترال سے لیکر ڈی آئی خان تک اور ہزارہ، یہ لوگ بڑے باشعور ہیں، انہوں پہلے کبھی دوسری مرتبہ موقع کسی کو نہیں دیا ہے اور یہ پہلا موقع ہے جناب سپیکر! کہ انہوں نے یہ موقع دیا ہے، تو میں عرض کرتا ہوں کہ نام بدل دیا لیکن ساتھ ساتھ کچھ تقدیر بھی بدل دیتے، کچھ کوشش کرتے، ہمیشہ سے یہ گلہ رہتا ہے کہ جی "خپله خاوره خپل اختیار" میں نے کبھی پختونوں کے ہاتھ میں اختیار پھر نہیں دیکھا جب۔۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Speaker: Nighat Bibi! No cross talking, please.

آپ اپنے نمبر پر بولیں۔

وزیر اطلاعات: دوسرا گلہ جناب سپیکر! جو ایک گلہ اور کیا انہوں نے کہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنے وقت پر بولیں نگہت بی بی!

وزیر اطلاعات: ایک گلہ انہوں نے یہ کیا کہ جی Transmission line ختم ہیں، تو جناب سپیکر! ہمارے تو چھ مہینے ہوئے کہ حکومت آئی ہے ابھی، یہ وفاق واپڈا کس کے ساتھ تھا؟ میرے جو محترم ہیں اپوزیشن لیڈر صاحب، یہ وفاقی وزیر تھے وہاں پر، تو کم از کم واپڈا کو پریشرائز کرتے، یہ جو 13 پرسنٹ بجلی

ہمیں ملتی ہے جناب سپیکر! ہم اس کو استعمال نہیں کر سکتے، کیوں نہیں کر سکتے؟ وہی Transmission line تباہ ہے، تو یہ کام کس کا تھا؟ یہ واپڈا کا تھا، پیسکو کا تھا، جو نہیں کر سکے آپ، ابھی ان شاء اللہ کوشش ہو رہی ہے کہ ہم کیبل لائن بچھادیں تاکہ Transmission line، جو ہماری اپنی بجلی ہے ہمیں ملے، وہ پوری کی پوری استعمال ہو اور یہ ایک اور چیز جو میں تھوڑا سا ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ یہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ جناب سپیکر! بڑے عرصے سے، اور کوئی اکثر اس کو لینے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا کہتے تھے "چې تورازم هم لا څه منسټري ده" یہ پہلی دفعہ ہے کہ تقریباً کوئی 32 Spots جو ہیں، وہ Identify ہو چکے ہیں اور اس پر دن رات کام ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ بونیر میں بھی آپ دیکھیں گے کہ ٹورازم کے Spots بنیں گے اور وہ شانگلہ، وہ بونیر اور وہ دیر جن کے عوام صرف کوئلے کی کانوں میں کام کرنا جانتے تھے، اب اللہ کے فضل سے جب ٹورازم پروموٹ ہوگی تو وہاں روزگار پیدا ہوگا، لوکل روزگار ملے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ بابک صاحب! آپ بھی فخر کریں گے کہ جو ٹورازم آئے گی، جو غیر ملکی لوگ، چونکہ اللہ نے ہمیں خوبصورت مقامات دیئے ہیں، اس پر تو میرے خیال سے دو رائے ہیں نہیں کہ بونیر بڑا خوبصورت ہے، اس میں کیا شک ہے جناب سپیکر! کہ دیر، شانگلہ بہت خوبصورت ہیں اور اس میں صرف ٹورازم کو پروموٹ کر کے ہم اپنے لئے بہت بڑی ایک آمدن اور ساتھ ساتھ روزگار یہ دونوں پیدا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: طوطالئی کا نام بھی لینا، طوطالئی کا نام۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جو ماضی میں نہیں ہوا، وہ اس دفعہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔ دوسری بات، میں صرف ایک آخری بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ یہ بلین 'ٹریز' سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اکثر کہ جی بلین 'ٹریز'، بلین 'ٹریز'، جس طرح ابھی بی آر ٹی کا جو ایشو بنا رہے ہیں نا، میں کہتا ہوں آ جائیں، اس پر بات کریں، آپ کو کیا شک ہے؟ آپ کہتے ہیں 'ٹریز' نہیں لگے ہیں، آپ آئیں، آپ جگہ منتخب کریں، ہم آپ کے لئے تیار ہیں، ہم آپ کو لے جانے کے لئے تیار ہیں، جتنے آپ کے لوگ ہیں جو Statistic کو سمجھتے ہیں، آ جائیں ہم ان کو لے جانے کے لئے تیار ہیں، آپ جو Spot منتخب کریں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ کمیٹی بن گئی ہے اب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: ہم آپ کو ثابت کریں گے، کم از کم یہ کریڈٹ آپ کو بھی لینا چاہیئے اور اس حکومت کو بھی دینا چاہیئے کہ دنیا کے اندر Global warming کا جو خطرہ ہے، اس چھوٹے سے صوبے میں اس

کو محسوس کیااور اس کی روک تھام کے لئے کوششیں کیں، میرے خیال سے اس کو آپ کو Appreciate کرنا چاہیئے (تالیاں) جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میری بات آج تک کسی نے اتنی غور سے اور نہ ہی اتنی آرام سے سنی ہے، میں مشکور ہوں، باقی دیکھیں یہ جناب سپیکر! بس آخری بات کرنا چاہتا ہوں، اکثر ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم نئے ہیں، ہم نہیں سمجھتے ہیں اور یہ جو اپنے تجربے ہمارے ساتھ شیئر کرنا چاہتے ہیں تو میں کبھی کبھی ڈر جاتا ہوں کیونکہ جو تجربات انہوں نے کئے ہیں تو ان سے تو ملک یہاں تک پہنچا ہے، (تالیاں) جناب سپیکر! مجھے ایک خوف آتا ہے کہ میں اگر واقعی تجربات شیئر کرنے لگا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ملک اور ڈوبنے لگے اور یہ واقعی آپ نے صحیح کہا کہ یہ کسی کی جاگیر نہیں ہے لیکن عوام جن کو منتخب کرتے ہیں تو وہ پھر ان کو حق ہوتا ہے کہ وہ ان کو Lead کرے، تو عوام نے ہمیں منتخب کیا ہے، آپ برداشت کریں اور ان شاء اللہ تعالیٰ دس سال آپ کو اور بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، شوکت صاحب۔ شیراعظم وزیر صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر! ایک بات کرنا چاہتا تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب، ہم نے یہ نہیں پوچھا تھا، میں نے یہ پوچھا تھا کہ پانچ سال ان کی حکومت تھی، گیس میں مجھے بتادیں کہ انہوں نے اپنے صوبے کے کمپنی پر کتنا کام کیا ہے؟ دوسرا میں نے یہ پوچھا تھا کہ بجلی کی جو اس نے باتیں کیں کہ وہ فیڈرل منسٹر تھا، یقین جانیئے پیسکو چیف کو آپ بلالیں اور اس کو آپ ادھر سے لکھیں کہ پانچ سال نواز شریف صاحب کی حکومت میں پیسکو پشاور کو کتنے پیسے آئے ہیں؟ میرے خیال میں تاریخ میں سب سے زیادہ پیسے جو ہیں وہ ریکارڈ پر ہم نے ادھر سے لائے ہیں، وہ بھی منگوالیں کہ کدھر خرچ ہوئے ہیں؟ ابھی آتے ہیں، ہم نے تو اس کے لئے بڑی وہاں پر وفاق سے خدمت کی ہے، میں نے تو اپنی صوبائی حکومت کا جب میں ذمہ دار تھا، میں نے کہا کہ میں نے گیس کے لئے یہ کیا ہے، ہائیڈل کے لئے اور آج اگر یہ ہائیڈل کا ملاکنڈ تھری کا نام لے رہے ہیں، اس کا افتتاح بھی میں نے کیا تھا، آپ میرے ساتھ گئے تھے اور اس کی پھر آخر میں اختتامی تقریب بھی میں نے کی تھی اور آج وہ اس صوبے کو ڈھائی ارب سے تین ارب روپے اس خزانے میں ملاکنڈ سے آرہے ہیں، تو ہم نے تو اپنے وقت کی پراگریس بھی، جب یہ منسٹر صاحب اٹھیں گے اور بلین 'ٹریز' پر میں شوکت یوسفزئی صاحب کو تسلیم کرتا ہوں،

میں بنوں میں اگر آپ کو یہ ثابت نہ کر سکا کہ آدھے پیسے چوری ہوئے ہیں تو پھر اس ایوان میں میں آپ کا سامنا کروں گا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں درانی صاحب! اگر اس طرح سوال و جواب شروع ہو گئے تو۔۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> چونکہ یہ میرے چیئرمین ہیں کمیٹی کے اور میں اس کے ساتھ ممبر ہوں، ہم نو ممبرز ہیں، یہ دس ہیں، کھانا بھی میرے گھر میں ہوگا یوسفزئی صاحب! میرے ساتھ پوری کمیٹی جائے گی، اگر میں اس میں سے آپ کو کرپشن ثابت نہ کروں تو میں یہاں پر پھر غلط بات کر رہا ہوں۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> میں یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> یہ چیلنج آپ نے قبول کیا؟

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں۔۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> بڑی مہربانی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you Durrani Sahib. Sher Azam Wazir Sahib! On the topic.

<u>جناب شیر اعظم خان:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ Thank you Mr. Speaker, for giving me the Floor، ہمارا تو غرض صرف بجلی اور گیس کے متعلق تھا آج کے دن کہ اس پر بحث کریں تو اس میں اگر گورنمنٹ کچھ Improvement کر سکتی ہے تو ٹھیک ہے ہم حوالہ دیں گے، ہم تجویز بھی دیں گے ہر لحاظ سے لیکن درمیان میں ہمارے آنریبل منسٹر یوسفزئی صاحب نے کچھ ایسے 'کراس' کو نسچنز کئے کہ ہماری جو Hope تھی، جو ہماری امید تھی، Mr. Yousafzai Sahib! You Should kindly، یوسفزئی صاحب نے درمیان میں ایسی باتیں کہیں کہ اس نے چھیڑ خانی جیسے کی، تو اگر وہ نام پر خوش ہے اور اس انتظار میں ہے کہ وہ پختونخوا کا نام اب ہم کو ملتا اپنے خان کی طرف سے، مثال کے طور پر، اس پر ناراض لگ رہا ہے، یہ جناب آصف علی زرداری صاحب نے دیا ہے، ہماری حکومت نے جو ادھر کولیشن گورنمنٹ تھی عوامی نیشنل پارٹی کی، اس کے توسط سے ملا ہے، یہ ستر سال سے آپ کو نہیں مل رہا تھا، بلوچستان کو ملا تھا، بلوچ بلوچستان، سندھ کو ملا تھا، سندھ سندھی، پنجاب کو ملا تھا، پنجاب پنجابی، لیکن پختونوں کو وہ Recognize نہیں کر رہے تھے، وہ نہیں کر رہے تھے، آپ کو نام ملا، آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے کہ ہمیں نام ملا ہے، خود مختاری ملی ہے، تیس ہزار روپے، تیس ہزار بلین کی بات کر رہے ہیں، ستر سال کی، تو آپ بھی ذرا یہ آٹھ مہینے کی پراگریس دیں کہ

آٹھ مہینے میں آپ نے کتنا قرضہ لیا اور کتنا لے رہے ہیں اور دو مہینے میں کتنے کتنے ملکوں کا چکر لگایا؟ اگر آپ چلا نہیں سکتے تھے، حکومت چلانا نہیں جانتے تھے، بابک صاحب یا ہمارے اپوزیشن لیڈر اکرم خان درانی کا تو مطلب یہ تھا کہ ٹھیک ہے آپ کے ساتھ تجربہ کار لوگ ہیں، بہت ہیں، ان سے مستفید ہو جائیں، ان سے استفادہ کریں لیکن بائیس کروڑ عوام کو بے یارو مددگار تو نہ چھوڑیں۔ بجلی اور گیس عام آدمی کی ضرورت ہے، Common Man، یہ چھوٹا بڑا، سفید کالا، لڑکا، Elders مطلب ہے مرد عورت، یہ سب استعمال کر رہے ہیں، تو آپ اگر عوام کا خیال نہ رکھیں اور ساتھ ساتھ سونے پہ سہاگا کہ ایک بڑا فگر فیڈرل منسٹر، جناب یوسفزئی صاحب! آپ سے بات کر رہا ہوں، آپ ٹیلی فون پر، میری عرض یہ ہے کہ کل کے اخبار میں دیکھا، 'آج' کے اخبار میں دیکھا میں نے، پھر دوسرا بھی دیکھا، تیسرا بھی دیکھا کہ شاید کچھ غلط ہو رہا ہو، آپ لوگ خود ہماری چیخیں نکلوا رہے ہیں، آپ لوگ خود ہمارے عوام کی چیخیں نکلوا رہے ہیں، کہتے ہیں گرانی ایسی آئے گی، مہنگائی ایسی آ رہی ہے جناب سپیکر! کہ عوام کی چیخیں نکلیں گی، میں مان نہیں رہا تھا، دوسرا اخبار اٹھایا، پھر تیسرا، اور جب سب اخباروں میں یہی بات تھی تو پھر میں نے مانا کہ واقعی اس فیڈرل منسٹر نے یہ بات کہی ہو گی، اندازہ لگائیں اور ابھی بھی آپ کہتے ہیں کہ ہم Trained ہیں، عوام کو تھوڑا بہت دلاسا دے دو، اگر کام نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کو بتاؤ In due course of time we are doing something and ان شاء اللہ یہ تو نہیں کہ کبھی نوے دن، کبھی ایک سو بیس دن، کبھی مہینہ، پھر تین مہینے، پھر چھ مہینے اور اب ہم سال دے رہے ہیں، سال میں کوئی ریلیف تو پہنچاؤ، اگر ریلیف نہیں ہے اور اس بجلی اور گیس کے بلوں کے نیچے غریب عوام پس رہے ہیں، اس کا جواب آپ کو یہاں نہیں دونوں جہانوں میں دینا ہو گا، اس جہاں میں بھی اور وہاں بھی، ہم تو کہتے ہیں کہ خدا کے لئے، رسول کے لئے یوسفزئی صاحب! آپ تو ہمارے برخوردار ہیں اور بڑے پیارے ہیں، ہمیں اچھے لگ رہے ہیں بالکل (تالیاں) لیکن پہلے آپ جھوٹ نہیں بول رہے تھے، کبھی بھی میں نے آپ سے جھوٹ پہلے نہیں سنا تھا اور آج جب میں نے صورتحال دیکھی تو میں تو کہتا ہوں کہ جھوٹ پر جھوٹ، جھوٹ پر جھوٹ، تو اس کا End کیسا ہو گا؟ اور اگر یہ بھی جھوٹ ہے، اگر آج سب ان کی طرف دیکھ رہے ہیں، ہیڈ آف دی گورنمنٹ وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ صاحب، ان کی طرف، توقع، امید، طمع د اللہ د تعالیٰ طرف نہ دہ لیکن ہم تو ان لوگوں کو دیکھتے ہیں، اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ آج جو ہم نے اعلان کیا تھا، کل جو ہے نایا پرسوں وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہم نے یوٹرن لیا، پھر تو یہ غریب عوام، اس کی وقعت ختم ہو جائے گی، اعلان کی

وقعت ختم ہو جائے گی، ڈیکلیریشن کی ختم ہو جائے گی، وہ جو لوگوں کو دلاسہ دے رہے ہیں، جو لوگوں کی امید ہے کہ ان شاء اللہ آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں، کبھی بھی تو ان شاء اللہ ہم کو ریلیف ملے گا لیکن جو ہم دیکھتے ہیں، آپ بھی دیکھتے ہیں، شکر ہے دل سے آپ لوگ بھی مانتے ہیں لیکن منہ پر نہیں مانتے، دل سے مانتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہو رہا، عوام پس رہے ہیں، عوام رو رہے ہیں، بڑی غلیظ غلیظ باتیں کرتے ہیں سارے سیاست دانوں کے پیچھے، یہ نہیں ہے کہ مطلب ہے موجودہ حکومت، سب کے پیچھے کہ بس ہماری توبہ ہے سیاست سے، جمہوریت سے لیکن یہ ریت، یہ سلسلہ، یہ زیادتی، بجلی کی، گیس کی میں چھوٹی سی مثال دوں گا، آپ لوگ نہ بتائیں، آٹھارہ سو بل یوسفزئی صاحب! میرا آرہا تھا آٹھارہ سو بل، (مداخلت) ابھی تو بیس منٹ بھی نہیں ہوئے، اٹھارہ سو روپے، بجلی کی بات کر رہا ہوں نا، اٹھارہ سو روپے بل آرہا تھا میرا، اب اٹھائیس ہزار آیا ہے، تو یہ سو گنا ہو گیا، میرا مطلب ہے یہ دو سو گنا ہو گیا، ہزار گنا ہوا، اخبار میں آتا ہے کہ جن کے بھی زیادہ بل آئے ہیں، ان کو ہم ادا کریں گے، بار بار اعلانات ہو رہے ہیں، وہ کب ادا ہو رہے ہیں، اس کی ایک Date بتا دیں، یہ بل آپ کے پیچھے بھی آئے ہوں گے، آپ کے گھر کے بل بھی آئے ہوں گے، آپ کے حجرے کے بل بھی آئے ہوں گے، یہ نہیں ہے کہ آپ معاف ہیں لیکن ابھی آپ مانتے نہیں ہیں، اس فلور آف دی ہاؤس پہ، یہ آگسٹ ہاؤس ہے، اس میں سچ بولنا ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ سب کے گھروں کے، حجروں کے جو بل گیس کے آئے ہیں، بجلی کے تو آئے ہیں، وہ تو Already، اور مزید بھی ہم اس انتظار میں ہیں کہ کونسا بم ہم پر گرے گا مہنگائی کا لیکن یہ گیس کے متعلق Particularly میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ حکومت جو بار بار اعلان کر رہی ہے کہ یہ جتنی بھی زیادتی ہوئی ہے، اس کا ہم مداوا کریں گے اور وہ ہم واپس Payment کریں گے، ٹھیک دو مہینے سے ہم سن رہے ہیں، کب ملیں گے ہم کو واپس یہ پیسے، نہیں یہ ڈاکہ ہوا، دن دہاڑے ڈاکہ ہوا، منصوبے سے ہوا ہے، غلطی سے کبھی نہیں ہوا ہے اور اس طرح ہوا ہے کہ ہم خزانہ بھر دیں، خزانہ اس طریقے سے نہیں بھرتا، حکومتیں اس طرح نہیں چلائی جا سکتیں، کچکول کے ذریعے بھی نہیں، چندے کے ذریعے بھی نہیں، سوال کے ذریعے بھی نہیں اور میں کہتا ہوں کہ جب تک آپ کے پاس لوگ نہ ہوں فیڈرل لیول پر، صوبائی لیول پر، پاکستان میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے، جو ستر سال سے چل رہا تھا، کس ڈھنگ سے چل رہا تھا اور یکدم یہ قیامت آگئی، آپ کے بیٹھتے ہی حکومت ہی بیٹھ گئی اور جو نہی کرسی پر خان صاحب بیٹھا ہے، کرسی بھی اسی دن بیٹھ گئی، ملک بھی بیٹھ گیا، (مداخلت) ناں ناں، بائیس ارب ڈالر نواز شریف نے چھوڑے تھے، کیئر ٹیکر نے اس پر، اس کو

اعتراض بھی نہیں، ان کو اختیار بھی نہیں تھا، ایک پیسہ بھی نہیں لگایا، آپ لوگ آتے ہی نیچے آئے آٹھ ارب، باقی کدھر ہیں؟ ٹھیک ہے قرضے دیئے ہوں گے لیکن قرضوں کا بھی اگر آپ کا مجھ پر دو کروڑ روپے ہیں، میں آپ کو Reschedule کروں گا کہ ایک کروڑ لے لو باقی جو ہے نامینوں میں تقسیم کروں گا، اگر یہ غلطی ہے، وہ جو استعفیٰ کی بات ہو رہی تھی ان دنوں میں، کیا اسد عمر نے استعفیٰ دے دیا اور جھگڑا ہوا وغیرہ وغیرہ، میں ان دنوں کی بات کر رہا ہوں، میں کہتا ہوں کہ دوبارہ اس پر بیٹھیں، آپ لوگ سوچیں بائیس کروڑ عوام کے لئے اور ہم اپنے صوبے کے لئے اور ہم اپنے صوبے کے لئے اس سلسلے میں میٹنگ کریں گے خاصکر بجلی اور گیس کے لئے کہ کس طریقے سے اس کا تدارک ہو سکتا ہے اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہے، وہ کس طرح ان کو Refund ہو سکتا ہے اور آئندہ کے لئے کیا کیا حکمت عملی اور لائحہ عمل ہم طے کریں گے تاکہ آئندہ کے لئے یہ زیادہ نہ ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بحث Conclude کریں۔

جناب شیر اعظم خان: اور Mr. Speaker, with your permission and blessing ایک بات، اب جو نیا بم، اس کے متعلق ذرا وضاحت کریں If you could kindly explain it کہ یہ اسد عمر صاحب کا بیان جو ہے یہ غلط تھا، غلط فہمی سے اخبار میں آیا یا مطلب ہے اگر وہ صحیح ہے تو اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ہم سب خسارے میں ہیں، اللہ کے واسطے، اللہ پاک تو ویسے بھی ان شاء اللہ ہمارا حامی ہے، حامی رہے گا لیکن آپ لوگ اس کی وضاحت مجھے کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، شیر اعظم وزیر صاحب!

جناب شیر اعظم خان: کہ یہ نیا بم واقعی آپ گرانے والے ہیں یا یہ ایسے ہی بیان تھا یا اس کی زبان پھسلی، اس کے متعلق مجھے ذرا وضاحت چاہیئے۔ تھینک یو ویری مچ، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ اچھا لطف الرحمان صاحب! آپ کو بھی دیتا ہوں۔

جناب لطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس وقت جو بحث ہو رہی ہے، یہ انتہائی اہم ہے اور مجھے امید یہ تھی کہ جس سنجیدگی سے اپوزیشن نے یہ نکات اٹھائے ہیں جو کہ ہمارے پورے صوبے کا اور پورے ملک کا مسئلہ ہے اور خاص طور پر ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے تو میں سمجھتا تھا کہ شاید ہماری حکومت بھی اس سنجیدگی سے اس مسئلے کو اٹھائے گی لیکن مجھے بڑا افسوس ہوا کہ شوکت یوسفزئی صاحب نے جس انداز میں جوابات دیئے تو اس کا مقصد تو صوبے کے مسائل کو حل کرنا نہیں ہے، بلکہ الٹا مسائل اور گھمبیر

بنانے ہیں۔ جناب سپیکر! ہمارا صوبہ وسائل کے اعتبار سے بڑا ہی مالا مال ہے اور ان وسائل کو اگر ہم عوام کی بھلائی کے لئے استعمال نہ کر سکیں جناب سپیکر! تو اس سے بڑی زیادتی اور نااہلی کوئی ہو نہیں سکتی۔ جناب سپیکر! آپ کو معلوم ہے، آپ پچھلی حکومت میں ہائر ایجوکیشن کے منسٹر تھے، بہت سارے ہمارے دوست ادھر بیٹھے ہیں اور ہم سے یہی توقع رکھی گئی کہ جب صوبے کے مسائل پر بات ہو گی، صوبے کے حقوق کے حوالے سے بات ہو گی تو ہم تمام اور یہ ہاؤس جو ہے یہ ایک ہی Page پہ ہو گا اور ہم نے وہ لڑائی لڑنی ہے مرکز کے ساتھ، حالانکہ یہاں پر مسلم لیگ نون کے ہمارے ممبران بیٹھے ہوئے تھے، یہاں پہ ہمارے ممبران جمعیت علماء اسلام سے بیٹھے ہوئے تھے، وہ مرکز میں حکومت میں تھے، فیڈرل حکومت تھی، نون لیگ کی حکومت تھی لیکن ہم صوبے کے حقوق کے لئے یک آواز ہو کے اسلام آباد پہنچے جناب سپیکر! اور جب بجلی کی رائیلٹی کی بات ہو رہی تھی تو وہاں پر بھی مشترکہ طور پہ حکومت کے ساتھ ہم نے یکجہتی کی بات کی اور یک زبان ہم نے مطالبہ کیا کہ یہ ہمارے صوبے کا حق ہے اور ہر صورت میں ہمیں ملنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! CPEC کے حوالے سے جتنے بھی ہماری میٹنگز ہوتی رہی ہیں تو ہم متفقہ طور پہ یہاں سے اسمبلی سے تمام جو پارلیمانی لیڈرز تھے، حکومت کی طرف سے ذمہ دار لوگ تھے، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پرویز خٹک صاحب خود ان دو تین میٹنگوں میں وہ موجود تھے اور یہ تمام پارلیمانی لیڈرز ان کے ساتھ تھے، بحیثیت اپوزیشن لیڈر میں ان کے ساتھ موجود تھا اور ہم نے صوبے کے حقوق کے لئے جنگ لڑی۔ جناب سپیکر! اگر آج اپوزیشن ان نکات کو اٹھا رہی ہے، میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کرنا چاہتا جناب اکرم خان درانی صاحب نے تفصیلاً ذکر کیا ہے، پوائنٹ ٹو پوائنٹ اس کا ذکر کیا ہے، بابک صاحب نے ذکر کیا، ہمارے شیر اعظم صاحب نے اس حوالے سے ذکر کیا، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے مسائل اگر حکومت کے حوالے سے حل نہیں ہوں گے، اگر ہم اس کے لئے لڑائی نہیں لڑیں گے، اگر ہم مرکز سے اس کی پوچھ گچھ نہیں کریں گے، مقصد یہ ہے کہ آج چونکہ پی ٹی آئی کی صوبے میں حکومت ہے تو مرکز میں بھی حکومت ہے تو صوبے میں جو لوگ پی ٹی آئی کی حکومت کر رہے ہیں، وہ خاموشی سے بیٹھ جائیں اور کوئی مطالبہ مرکز سے نہ کریں، نہ اپنی رائیلٹی کے حوالے سے، نہ اپنے حقوق کے حوالے سے، بجلی کے حوالے سے اگر اس وقت مسائل حل نہیں ہوئے تو کیا مقصد ہے کہ پچھلی حکومت میں اگر کوئی مسائل حل نہیں کر سکے اور بجلی کی رائیلٹی کے حوالے سے اس نہج تک نہیں پہنچ سکے جہاں تک پہنچنا چاہیئے تھا جو ہمارے صوبے کا حق بنتا تھا لیکن آدھا صحیح اور تقریباً 75 پرسنٹ صحیح تو وہ حل تو کیا انہوں نے، ان حکومتوں نے حل کیا اور آج اگر ضرورت

ہے اس بات کی کہ آپ 100 پرسنٹ تک پہنچ جائیں تو پھر چاہیئے کہ آپ اس میں تگ ودو کریں، ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ مرکز سے مطالبہ کریں اور ہم اس کو حاصل کریں جناب سپیکر! اگر ہم اس کو حاصل کر لیں گے تو یہ ہم سب کی کامیابی ہوگی۔ یہ کونسی بات ہے کہ ہم الٹا ایک Negative طریقے اس کا جواب دیں کہ پچھلی حکومتوں نے قرضہ کتنا لیا، قوم پہ بوجھ کتنا آیا؟ تو آج آپ بتادیں کہ آپ کتنا قرضہ لے رہے ہیں اور آپ Per day جو پندرہ ارب روپے لوگوں کو مقروض کر رہے ہیں، اس کا جواب کون دے گا اور آنے والی حکومتیں، ہم تو پچھلی صوبائی حکومتوں میں بھی جب بیٹھتے تھے اور جب ہم بجٹ پہ بحث کرتے تھے تو میں ان کو کہتا تھا کہ جب نئی حکومت آئے گی تو آپ کے پاس بجٹ ہو گا ہی نہیں، آپ سوائے تنخواہوں کے کوئی ڈیویلپمنٹ کا کام کر ہی نہیں سکیں گے، تو یہ تو ہماری بات تھی جب ہم ان کے سامنے رکھتے تھے کہ اس حوالے سے آپ سنجیدگی اختیار کریں کہ ہم نے آنے والے ٹائم میں بھی اس صوبے کو چلانا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آج جو اس ایجنڈے کے حوالے سے بات ہے کہ بجلی کے بل ہیں، جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا کہ اس وقت سب سے بری صورتحال واپڈا کی ہے جناب سپیکر! لوگ چیخ رہے ہیں، نہ ان کو بجلی ملتی ہے، بل ان کے ڈبل آتے ہیں، ٹرانسفارمر نہیں ہوتے ہیں، چوری ہوتے ہیں تو چوری کا ٹرانسفارمر تو ملتا ہی نہیں ہے، اگر کوئی خراب ہو جائے تو اس کا پھر بھی چندے سے کوئی طریقہ کار بن جائے گا مگر چوری کا ٹرانسفارمر جو ہوتا ہے، وہ تو دوبارہ آپ اس کو بنا بھی نہیں سکتے جناب سپیکر! آپ اپنے چندے سے بھی اس کو نہیں بنا سکتے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ بجلی کے بلوں میں جتنا اضافہ ہو رہا ہے، اس سے مزید چوری بڑھ رہی ہے جناب سپیکر! اور آپ کے جو ملاز میں ہیں اس ڈیپارٹمنٹ کے، ان کو مزید موقع مل رہا ہے کہ جب اتنی مہنگی ہوگی اور لوگ دے نہیں سکیں گے بل تو پھر ظاہر ہے کہ چوری ہوگی اور چوری میں پھر ملاز مین اور یہ مل کر چوری کریں گے اور حکومت کو پھر بھی پیسے نہیں ملیں گے جناب سپیکر! تو اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیئے۔ اب جا کے سوئی گیس کی باری آرہی ہے، گیس کی مد میں اگر اس طرح جس طرح اضافہ ہوا ہے جناب سپیکر! اور جس طریقے سے اب وہی طریقہ کار بجلی کے جو بلوں کا طریقہ کار تھا، وہی Tariff کہ سو یونٹ کے بعد اس کا ریٹ کیا ہوگا، اس کے بعد اس کا ریٹ کیا ہوگا؟ اگر یہی ریٹ اسی طریقے سے بڑھتے رہے تو جناب سپیکر! کل کو آپ دیکھیں گے کہ گیس کی چوری شروع ہوگی اور آپ اس کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے، آپ کا وہی ڈیپارٹمنٹ لوگوں کے ساتھ مل کے اس کی چوری کریں گے اور اس کو روک نہیں سکیں گے۔ جناب سپیکر! ایک گیس کا بل ہی تو تھا کہ جو لوگ چوری نہیں کرتے تھے اور جو بل آتا تھا، وہ دے

دیتے تھے کیونکہ اس کی Capacity ہوتی تھی کہ وہ بل دے سکیں جناب سپیکر! تو اگر ہم نے ان مسائل کو اب جیسے ہماری مرکزی حکومت کہتی ہے کہ ہم مسائل کو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے حل کریں گے، مدینے کی ریاست کی بات کرتے ہیں اور مدینے کی ریاست کی فلاح و بہبود کی جناب سپیکر! بات کرتے ہیں، مدینے کی ریاست کی جب بات کرتے ہیں تو میں تو کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ یہ مدینے کی ریاست کی بات نہیں ہے، یہ تل ابیب کی ریاست کی بات ہے، اسرائیل کے بعد فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ کرنا اپنے عوام کے ساتھ یہی کچھ کرنا چاہتے ہیں آپ پاکستان میں، جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ یہ تل ابیب کا پروگرام ہے، مدینے کی ریاست کا تصور بھی ممکن نہیں ہے کہ ان لوگوں کو سمجھ بھی آئے کہ مدینے کی ریاست کیا ہوتی ہے اور اسی وجہ سے فیصل واوڈا جیسے لوگ اس طرح کے بیانات دیتے ہیں کہ جو اللہ کی توہین کرتے ہیں اور حضور ﷺ کی بھی توہین کرتے ہیں اور تمام انبیاء کی اور صحابہ اور خلفائے راشدینؓ کی توہین کرتے ہیں جناب سپیکر! تو مقصد ہمارا یہ ہے کہ اگر یہی طریقہ کار چلتا رہا جناب سپیکر! اور اسی ڈگر پہ ہم چلتے رہے تو ہم جناب سپیکر! Warn کرنا چاہتے ہیں کہ یہ مسائل بڑھیں گے اور پاکستان کی جو سالمیت ہے اور پاکستان کا جو ایک اتحاد ہے، اس کی جتنی اکائیاں ہیں، اگر یہ محرومیت جناب سپیکر! چلتی رہی اور یہ احساس محرومیت اگر آپ نے پاکستان میں اسی طرح پیدا کرنے کی کوشش کی تو جناب سپیکر! پھر حال انتہائی برا ہوگا کہ ہم ان اکائیوں کو کس طریقے سے سنبھالیں گے کیونکہ جب آپ بجلی پیدا کرتے ہیں، جب آپ گیس پیدا کرتے ہیں، جب آپ تیل پیدا کرتے ہیں اور آپ عوام کا حق عوام کو دے نہیں سکتے، آپ محروم رکھتے ہیں ان سے تو پھر احساس محرومی جناب سپیکر! پیدا ہوتا ہے، لہذا میری گزارش یہ ہے، میری درخواست یہ ہے کہ اگر ہم ان مسائل کو سنجیدگی سے لیں، جیسے آپ نے فرمایا کہ ہم چیف ایگزیکٹیو کو بلائیں گے، ان کے ساتھ ڈسکس کریں گے، پچھلے ادوار میں بھی چیف ایگزیکٹیو جب پرابلم ہوتا تھا، بلاتے تھے، یہاں اسمبلی میں بات چیت ہوتی تھی کہ مسائل کس طریقے سے حل ہو سکتے ہیں، تو مشترکہ مشاورت سے ہی ہم ان مسائل کو حل کر سکتے ہیں جناب سپیکر! اگر ہم وہ مشاورت نہیں کریں گے تو مسائل حل نہیں ہوں گے اور مسائل مزید بڑھتے چلے جائیں گے جناب سپیکر! تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیئے، ہم سنجیدگی سے اس پر بات کریں، بیٹھیں، ہم آپ کو ان شاء اللہ اپنے لوگوں کے لئے، اپنے عوام کے لئے بہتر مشورے دیں گے، کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ خدانخواستہ ہم حکومت کی مخالفت میں کوئی غلط مشورہ آپ کو دیں گے، غلط لائن پر آپ کو چلائیں گے۔ شوکت یوسفزئی کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ

پتہ نہیں ہم ان سے، ان لوگوں سے جنہوں نے حکومتیں کی ہیں، وہ ہمیں کس مشاورت سے ڈگر پر لے جائیں گے، یہ ان کو فکر نہیں ہونی چاہیئے، بلکہ ان کو یہ فکر ہونی چاہیئے کہ پاکستان کی اس وقت جو صورتحال ہے، جو ڈوبتی ہوئی صورتحال ہے، جو Economically ڈوبتی ہوئی صورتحال ہے، اس کو سہارا کس طرح دینا چاہیئے، اس کو یہ سوچنا چاہیئے جناب سپیکر۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اورنگزیب۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! میں تھوڑا سا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب۔

وزیر اطلاعات: نلوٹھا صاحب! آپ اپنی بات پھر کر لینا، آپ کی بات ہم سنیں گے، بالکل دل و جان سے سنیں گے، ذرا ایک منٹ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ذرا سنیں۔

وزیر اطلاعات: ایک منٹ میں لیتا ہوں، دیکھیں دو تین دفعہ نام لیا گیا ہے، یہ میرا حق ہے نلوٹھا صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: Personal explanation دے دیں، پھر آپ بات کر لیں۔

وزیر اطلاعات: یہ میرا حق بنتا ہے، آپ کر لیں گے، میں آپ کی بات سنوں گا۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اب۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: نہیں، ہم آپ کی بات سنیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اب تو مرکز میں آپ کی حکومت آ گئی ہے نا۔

وزیر اطلاعات: چلیں شکر ہے ہماری حکومت آ گئی ہے نا، ابھی آپ کو احساس ہو رہا ہے ہماری حکومت آ گئی ہے۔

جناب سپیکر: No cross talks، شوکت صاحب! آپ Explain کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ کو میں اس کے بعد دے دوں گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ نے فلور مجھے دیا ہے اور یہ درمیان میں۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: یہ میں اپنی Personal explanation پہ اٹھا ہوں، ذرا پلیز آپ، ذرا دیکھیں پارلیمانی اداب کیا ہوتے ہیں، آپ کو بھی پتہ ہے، اتنے سینیئر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب!

وزیر اطلاعات: میں صرف جناب سپیکر! ایک دو تین چیزیں وہ کر رہا ہوں کہ انہوں نے بار بار کہا ہے کہ ہم نہیں سمجھتے ہیں اور ہمیں سنجیدہ ہونا چاہیئے، مجھے نہیں سمجھ آتی ہے کہ کیا دودھ اور شہد کی نہریں بہتی تھیں، ہم نے کہیں روک دیا ہے انہیں کہ جی ایک دم بلاک لگا دیا ہم نے اور یہ جو۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: نہیں نہیں، میں آ رہا ہوں اس طرف۔ دیکھیئے نا، اب اس ملک کے جو حالات بتائے جا رہے ہیں کہ اس کو، کیا یہ ملک چھ مہینوں میں ڈوبتا ہوا نظر آ رہا ہے، یہ جو اتنے بڑے بڑے قرضے اور اتنے بڑے، یہ جو ڈوبتے ہوئے ہمیں جو ادارے ملے ہیں جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ملک کی پہلی دفعہ کوئی عزت ہو رہی ہے تو وہ اس دور میں ہو رہی ہے اور یہ پوری دنیا دیکھ رہی ہے کہ عمران خان کو لوگ امن کا داعی سمجھتے ہیں، جس انداز سے وہ اس ملک کو آگے لے کر گئے ہیں جناب سپیکر! جو کچھ یہ کہیں تو کہیں لیکن ابھی تک آئی ایم ایف کے ساتھ سائن نہیں ہوا، کیوں؟ اس لئے کہ وہ دوست ممالک جو ان سے بات کرنا بھی نہیں چاہتے تھے، وہ چاہتے تھے کہ اس ملک کے اندر Investment کریں، وہ سمجھتے تھے کہ یہاں کرپشن ہے، Investment کے لئے نہیں آ رہے تھے، آج سارے ممالک Investment کے لئے تیار ہو رہے ہیں، تو میرے خیال میں ہمیں ویلکم کرنا چاہیئے اس حکومت کو اور یہ مذاق نہیں ہے، مدینہ ریاست سے مذاق نہ بنایا جائے، مدینہ ریاست Equality ہے، ہر ایک کے حق کا تحفظ، یہ دیکھیں یہ جو آج اگر غریب رل رہا ہے تو یہ جو پینتیس چالیس سالوں کی کرپشن تھی جناب سپیکر! آج میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ سارے یہاں موجود ہیں، آئیں ایک قرارداد لائیں کہ جس نے کرپشن کی ہے، اس کو سر عام سزائیں دیں، چلو اس پر چاہے ایک قرارداد لے کر آ جائیں، (تالیاں) اس اسمبلی میں ایک قرارداد لے کر آ جائیں، مشترکہ لے آئیں کہ جس نے کرپشن کی ہے، سر عام سزا کا مستحق ہے، وہ لے آئیں بالکل میں ڈرافٹ کرتا ہوں، یہ آ جائیں میرے ساتھ پھر پتہ چلے گا۔

(شور)

جناب سپیکر: تھینک یو شوکت یوسفزئی صاحب، تھینک یو شوکت صاحب۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جہانگیر ترین کو آپ سزا دیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جہانگیر ترین کو پہلے سزا دیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں اس کو جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں بہت مشکور ہوں جناب سپیکر صاحب! آپ کا کہ آپ نے بڑے اہم مسئلے پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ سپیکر صاحب! میں صرف آدھے منٹ کے لئے ایجنڈے سے ہٹ کر بات کروں گا، پھر میں ایجنڈے پر آؤں گا۔ اس وقت سابق وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب کی صحت کے ساتھ جو مذاق کیا جارہا ہے اور جو اس کی تضحیک کی جارہی ہے، میں اس کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ اب سر! میں ایجنڈے پر آتا ہوں، یقین جانیئے یہ جتنے اس ہاؤس میں ہم سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں اپنے اپنے حلقوں سے لوگوں نے اپنے مسائل کے حل کے لئے ووٹ دے کر یہاں پر بھیجا ہے، ہم سب کی ذمہ داری ہے لیکن صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہم سے بڑھ کر ہے کہ خیبر پختونخوا کے عوام کے مسائل حل کئے جائیں۔ جو اپوزیشن نے ایجنڈا دیا ہے جناب سپیکر صاحب! اور آج کا اس ایجنڈے کا جو موضوع ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن نیک نیتی سے موجودہ حکومت کی مدد کرنا چاہتی ہے اور ہم یہ بھی سپیکر صاحب! جانتے ہیں کہ اگر یہ پینتالیس ارب روپیہ جو بجلی کے بقایاجات ہیں مرکز کے پاس، اگر یہ ہمارے صوبے میں آجاتے ہیں تو صوبائی حکومت اپوزیشن کا وہی حشر کرے گی جو JICA کے روڈ میں انہوں نے کیا ہے، یہ بھی ہم سمجھتے ہیں لیکن اپوزیشن یہ چاہتی ہے کہ دہشتگردی سے لٹاپٹا یہ جو صوبہ ہے، جو غریب صوبہ ہے، اس کے حقوق مرکز سے ملنے چاہئیں اور جناب سپیکر صاحب! جس طرح مولانا لطف الرحمان صاحب نے بات کی ہے کہ پچھلے Tenure میں مرکز میں مسلم لیگ نون کی حکومت تھی لیکن جب صوبے کے حقوق کی بات آئی تو اس میں ہم سب اپوزیشن کے تمام رہنما وزیر اعلیٰ صاحب اور وزراء صاحبان کے ساتھ اپنے صوبے کے حقوق کے لئے ہم مرکز میں گئے ہیں اور وہاں پر ہم نے بات بھی کی ہے، اب بھی ہم یہ چاہتے ہیں، اگر شوکت یوسفزئی صاحب سمجھتے ہیں کہ ہمارا یہ جو پوائنٹ جو ہم نے اٹھایا ہے، یہ صوبے کے حق کے لئے بہتر نہیں ہے تو ہم خاموش ہو جائیں گے، ذمہ داری آپ کی ہے، لوگ آپ سے پوچھیں گے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کے حقوق صوبے کو ملنے

چاہئیں اور اب بھی شوکت یوسفزئی صاحب جو کہیں، وہ کہیں پھر بھی اپوزیشن حکومت کے ساتھ شانہ بشانہ اپنے صوبے کے حقوق کے لئے کھڑی ہو گی۔ جہاں تک انہوں نے بات کی ہے کہ اپوزیشن کہہ رہی ہے کہ تحریک انصاف کے لوگ ناتجربہ کار ہیں اور ہم ان کے کسی تجربے سے سیکھنا نہیں چاہتے ہیں تو جناب! جو تجربے آپ نے کئے ہیں، آپ کی حکومت نے کئے ہیں، ان کی ذمہ داری آپ کی ہے، ہم نے کبھی آپ کو مشورہ نہیں دیا ہے، کس نے آپ کو مشورہ دیا تھا کہ آپ کنسلٹنٹ ہائر کریں اور اس صوبے کے ترقیاتی کاموں کے ساتھ آپ مذاق کریں؟ 84 ارب روپیہ پہلے سال Lapse ہوا، آپ کے تجربے کی وجہ سے Lapse ہوا، ہم نے کوئی رائے نہیں دی۔ جب آپ نے احتساب کمیشن بنانے کی بات کی تو اپوزیشن نے مخالفت کی، آپ نے تجربہ کیا، اپنے تجربے میں آپ خود پھنس گئے، ایک ارب روپیہ یا اس سے کم پیسہ آپ نے اس صوبے کا ضائع کیا اپنے تجربے پر، آپ نے تجربے خود کئے، آپ کے تجربوں کی ذمہ داری آپ کی ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو ذمہ داری آپ کی ہے، اگر آپ مدد لینا چاہتے ہیں، اگر آپ اس صوبے سے مخلص ہیں تو ہم آپ سے تعاون کرنا چاہتے ہیں، جناب! آپ مرکز کے وزیر نہیں ہیں، آپ صوبائی حکومت کے وزیر ہیں، آپ کو یہاں پر اس موقع پر مرکز کی ترجمانی نہیں کرنی چاہیئے، بلکہ اپنے صوبے کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب! اکرم درانی صاحب اپوزیشن لیڈر صاحب نے اور سردار حسین بابک صاحب نے آج کے ایجنڈے کے متعلق تفصیلی بات کر دی ہے، ہم چاہتے تھے کہ ہم سب کی رائے شامل ہو جائے، حکومت سن لے اور اس کے بعد جواب دیں لیکن ہمارے وزیر صاحب نے درمیان میں جو میں سمجھتا ہوں کہ شاید انہوں نے بہتر سمجھا ہو گا، آج ہمیں یکجہتی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تھا اور ادھر ادھر کی بات نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ اس سے پہلے جب بھی گیس اور بجلی کی بات پچھلے دور میں ہوتی تھی تو صوبائی حکومت کے وزراء اٹھ کھڑے ہوتے تھے کہ جی یہ تو مسلم لیگ کی حکومت ہے ادھر مرکز میں، یہ سارا کچھ وہ کر رہے ہیں مگر آج تو آپ کی مرکز میں بھی حکومت ہے اور صوبے میں بھی آپ کی حکومت ہے اور جناب! آپ نے کرپشن کی بات کی ہے کہ میں قرارداد لاتا ہوں، آپ سب اتفاق کریں، ہم آپ سے ایک سو دس فیصد اتفاق کرتے ہیں کہ جس نے بھی کرپشن کی ہے، (تالیاں) اس کو تختہ دار پر لٹکایا جائے لیکن جناب سپیکر صاحب! احتساب بلاتفریق ہونا چاہیئے، سب کا ہونا چاہیئے، سب کا ہو اور بلا تفریق ہو، اب جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں، چونکہ ایجنڈا ہمارا اور ہے، میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتا، یہاں پر تو جناب سپیکر صاحب! نیب کا کیس وزیر اعظم پاکستان، جو موجودہ وزیر اعظم پاکستان ہے، اس کے اوپر بھی

ہیلی کا پٹر کا کیس ہے، کس کے اوپر نہیں ہے؟ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ احتساب سب کا ہو اور برابری کی سطح پر ہو۔ جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ کروڑوں روپے قرضے اس ملک کے اوپر کس نے لائے ہیں، یہ گیس تب مہنگی ہو رہی ہے، بجلی تب مہنگی ہو رہی ہے، جب مسلم لیگ کی حکومت ختم ہوئی تو ڈالر کی کیا قیمت تھی جناب سپیکر صاحب! چھ مہینوں میں ڈالر کدھر پہنچا، کس کی کمزوری ہے؟ ڈیزل اور پٹرول کی قیمتیں کدھر تھیں، آج چھ مہینوں میں کدھر گئی ہیں، یہ پیسہ کدھر گیا ہے؟ گیس کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے، یہ کیوں ہوا ہے جناب سپیکر صاحب! کس کی کمزوری ہے، پہلے کیوں گیس اتنی مہنگی نہیں تھی؟ جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب 2013 میں پاکستان مسلم لیگ نون کو حکومت ملی تو پورا پاکستان دہشتگردی کی لپیٹ میں تھا، بالخصوص خیبر پختونخوا سے پچاس ساٹھ ہزار ہمارے بزرگ، نوجوان، بچے، مائیں اور بہنیں بے گناہ شہید ہوئیں، پانچ سالوں میں الحمد للہ پاکستان سے دہشتگردی کم ہوئی، پورا ملک اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا سپیکر صاحب! لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ پاکستان مسلم لیگ نون نے کیا، جناب سپیکر صاحب! سی پیک کا منصوبہ جو اس ملک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، وہ الحمد للہ مسلم لیگ کے دور میں آیا، آج آپ کچھ کر کے دکھائیں اور کہیں کہ یہ ہم نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Topic سے ہم ہٹ جاتے ہیں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: سر! ہمیں ہٹا دیا گیا ہے، میں نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جو اصل Topic ہے اسی پر Focus کریں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میں نے سپیکر صاحب! پہلے کہا ہے کہ ہمیں آج صرف اس Topic کے اوپر بات کرنی چاہیئے تھی۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Discussion on Gas and Electricity.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو آج کا ہمارا موضوع ہے، جو اپوزیشن نے ایجنڈا لایا ہے، اگر اس میں ہمیں کامیابی مل جاتی ہے اس اسمبلی کو، حکومت اور اپوزیشن کو تو ہمارے سارے کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! جتنے سڑکوں کے ٹینڈرز ہوئے ہیں، سکولوں کے ٹینڈرز ہوئے ہیں، ہسپتالوں کے ٹینڈرز ہوئے ہیں، وہ سارے کام رکے ہوئے ہیں، فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں، یہ تو حکومت کی ذمہ داری ہے اور ہم نے تو حکومت کو آج بھی کہا ہے کہ ہم اس کی مدد کرنا چاہتے ہیں، اگر ہماری ضرورت حکومت سمجھتی ہے، اگر نہیں سمجھتی تو یہ اپنے زور سے کرے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو اس لئے جب اہم ایشو پر بات ہو رہی ہو تو مہربانی کریں آپ صوبے کی حمایت کریں، مرکز میں جب آپ جائیں گے تو تب مرکزی حکومت کی حمایت کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر آپ اس کو Monday تک لینا چاہتے ہیں تو میں Monday کو سپیچ کرلوں گا، I will talk on Monday۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned to meet on Monday, the 18th March 2019 at 02:00 pm.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 18 مارچ 2019ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری/ رکنیت

[آرٹیکل65اور 127]

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،..............................،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ ، بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ ،اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق،اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت ،استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]